سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2018

(جمعرات 26، جمعۃ المبارک 27، سوموار 30- اپریل، بدھ 2، جمعرات 3،
جمعۃ المبارک 4، سوموار 7- مئی 2018)
(یوم الخمیس 9، یوم الجمع 10، یوم الاثنین 13، یوم الاربعاء 15، یوم الخمیس 16،
یوم الجمع 17، یوم الاثنین 20- شعبان المعظم 1439ھ)

سولھویں اسمبلی: پینتیسواں اجلاس

جلد35 : شمارہ جات : 1 تا7

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

پینتیسواں اجلاس

جمعرات،26۔اپریل2018

جلد 35:شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ -----------	1

2۔	ایجنڈا ------------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار ------------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	13
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	14
6۔	چیئر مینوں کا پینل ------------	15
نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، توانائی اور ترقی خواتین)	
7۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	15
8۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	50
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
9۔	مسودہ قانون (ترمیم) لینڈ ریونیو پنجاب 2018 اور مسودہ قانون (ترمیم) رجسٹریشن پنجاب 2018 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف اور اشتمال کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	56
10۔	کورم کی نشاندہی ------------	59
	جمعۃ المبارک، 27-اپریل 2018	
	جلد 35: شمارہ 2	
11۔	ایجنڈا ------------	63
12۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	65
13۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	66
	تعزیت	
14۔	معزز ممبر محترمہ فوزیہ ایوب قریشی کی والدہ ماجدہ اور ریڈیو پاکستان	

	کے مجاہد ڈرائیور عاشق بٹ کی وفات پر دعائے مغفرت -----------	67
	پوائنٹ آف آرڈر	
-15	لاہور: سمن آباد این بلاک کی سڑک پر ملبے کے ڈھیر سے سکولوں اور کالج کے طلباء وطالبات کو پریشانی کا سامنا -----------	67
-16	کورم کی نشاندہی -----------	69
	تحاریک استحقاق	
-17	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) -----------	70

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
-18	مسودہ قانون لازمی تعلیم قرآن مجید 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	72
	تحاریک التوائے کار	
-19	پنجاب کے ٹیچنگ ہسپتالوں میں پروفیسرز کی خلاف میرٹ بھرتی -----------	72
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)	
-20	آرڈیننس (ترمیم) (ریگولیشن) ساؤنڈ سسٹم پنجاب 2018 -----------	75
-21	کورم کی نشاندہی -----------	75
	مسودات قانون (جو متعارف ہوئے)	
-22	مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) دھماکا خیز مواد 2018 -----------	76
-23	مسودہ قانون تحفظ گواہ پنجاب 2018 -----------	76
-24	مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2018 -----------	77

25-	مسودہ قانون (پنجاب دوسری ترمیم) رجسٹریشن 2018 ------------	77
26-	مسودہ قانون (ترمیم) ماہی پروری پنجاب 2018 ------------	77
27-	مسودہ قانون (ترمیم) (تنسیخ) بانڈڈ لیبر سسٹم پنجاب 2018 ------------	78
28-	مسودہ قانون ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2018 ------------	78
29-	مسودہ قانون (ریگولرائزیشن آف سروس) پنجاب 2018 ------------	79
30-	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	80
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
31-	مسودہ قانون (ریگولرائزیشن آف سروس) پنجاب 2018 ------------	80
32-	کورم کی نشاندہی ------------	88
33-	مسودہ قانون (ریگولرائزیشن آف سروس) پنجاب 2018 (---جاری) ------------	89

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

سوموار، 30-اپریل 2018

جلد 35: شمارہ 3

34-	ایجنڈا ------------	97
35-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	99
36-	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	100
	سوالات (محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)	
37-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	101
38-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	141
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
39-	مسودہ قانون (ترمیم) جیل خانہ جات 2016 اور نشان زدہ	

	سوالات نمبر 8025،8058 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع -----------	153
	پوائنٹ آف آرڈر	
40۔	گندم کی خریداری پالیسی پر بحث اور نظر ثانی کا مطالبہ -----------	155
41۔	میڈیکل سٹورز بند ہونے سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا -----------	157
42۔	کورم کی نشاندہی -----------	163
	بدھ، 2-مئی 2018	
	جلد 35: شمارہ 4	
43۔	ایجنڈا -----------	169
44۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	173
45۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	174

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
46۔	میڈیا پر وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان کی جانب سے معزز خواتین کے بارے میں کہے گئے نازیبا الفاظ کو واپس لینے اور معذرت کرنے کا مطالبہ -----------	175
	سوالات (محکمہ جات خوراک اور جیل خانہ جات)	
47۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	179
48۔	کورم کی نشاندہی -----------	197
49۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	198
	جمعرات، 3-مئی 2018	
	جلد 35: شمارہ 5	

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
50-	ایجنڈا ------------	203
51-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	205
52-	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	206
	سوالات (محکمہ مال)	
53-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	207
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
54-	مسودہ قانون (ترمیم) (ریگولیشن) ساؤنڈ سسٹم 2018، مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) دھماکا خیز مواد 2018 اور مسودہ قانون تحفظ گواہ 2018 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	227
55-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (---جاری) ------------	228
56-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	243
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
57-	مسودہ قانون (پنجاب دوسری ترمیم) رجسٹریشن 2018 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	248
	پوائنٹ آف آرڈر	
58-	راولپنڈی ائرپورٹ ہاؤسنگ سوسائٹی کے حوالے سے قائمہ کمیٹی برائے امداد باہمی کی میٹنگ بلانے کا مطالبہ ------------	249
	رپورٹ (میعاد میں توسیع)	
59-	نشان زدہ سوال نمبر 8383 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امداد باہمی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	252

	تحاریک التوائے کار	
60-	محکمانہ ناکامی کی وجہ سے ٹی بی کے مریضوں میں مسلسل اضافہ ------------	254
	پوائنٹ آف آرڈر	
61-	قواعد معطل کر کے مسودہ قانون لازمی تعلیم قرآن مجید کو ٹیک اپ کرنے کا مطالبہ ------------	256
62-	ڈی جی پی آر کے ملازم کو زخمی کرنے پر ڈپٹی ڈائریکٹر کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ ------------	257
63-	کورم کی نشاندہی ------------	259

جمعتہ المبارک، 4- مئی 2018

جلد 35: شمارہ 6

64-	ایجنڈا ------------	263
65-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	265
66-	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	266
	سوالات (محکمہ جات سکولز ایجوکیشن اور ہائر ایجوکیشن)	
67-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	267
68-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	292
نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
69-	مسودہ قانون ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2018 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	298
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
70-	نشان زدہ سوال نمبر 8288 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	299
71-	مسودہ قانون (ترمیم) اینیملز سلاٹر کنٹرول پنجاب 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	300
72-	نشان زدہ سوال نمبر 8974 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	301
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
73-	تحاریک استحقاق نمبر 20 بابت 2015، نمبر 3، 6 بابت سال 2017 اور نمبر 2، 9، 11 اور 13 بابت سال 2018 کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	302
	رپورٹ (میعاد میں توسیع)	
74-	نشان زدہ سوالات نمبر 8531، 8960، 9282 اور 9340 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	302
	پوائنٹ آف آرڈر	
75-	کرسچئن میرج سرٹیفکیٹ کا یونین کونسلز میں رجسٹرڈ کرنے کا مطالبہ ------------	303
76-	وزیر قانون کی جانب سے معزز خواتین کے بارے میں کہے گئے ہتک آمیز الفاظ پر معذرت کرنے کا مطالبہ ------------	305
نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
77-	قواعد کی معطلی کی تحریک ------------	314
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	

78- مسودہ قانون یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی رسول پنجاب 2018 ------------ 316

79- قواعد کی معطلی کی تحریک ------------ 316

مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)

80- مسودہ قانون (ترمیم) (ریگولیشن) ساؤنڈ سسٹمز پنجاب 2018 ------------ 317

81- مسودہ قانون لازمی تعلیم قرآن مجید پنجاب 2018 ------------ 320

سوموار، 7-مئی 2018

جلد 35: شمارہ 7

82- ایجنڈا ------------ 327

83- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------ 329

84- نعت رسول مقبول ﷺ ------------ 330

سوالات (محکمہ ہائر ایجوکیشن)

85- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------ 331

رپورٹ (جو پیش ہوئی)

86- حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ برائے سال 12-2011 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------ 335

رپورٹیں (میعاد میں توسیع)

87- نشان زدہ سوالات نمبر 7108، 7122 اور 7124 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------ 335

نمبر شمار | مندرجات | صفحہ نمبر

88-	تحریک التوائے کار نمبر 1093 اور نشان زدہ سوالات نمبر 2588، 3539، 4980، 7169، 7677، 7681، 9376 اور 9383 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	337
89-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (---جاری) ------------	338
90-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	339
	پوائنٹ آف آرڈر	
91-	MCAT/ECAT کے حوالے سے سپیشل کمیٹی نمبر 9 کی رپورٹ پر مزید کارروائی کا مطالبہ ------------	344
	تحاریک التوائے کار	
92-	حکومت پنجاب محکمہ تعلیم کے لئے مختص بجٹ استعمال کرنے میں ناکام ------------	346
93-	وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی کی اہم انتظامی سیٹوں پر خلاف میرٹ بھرتی ------------	347
94-	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین وحدت روڈ لاہور کی جانب سے جعلی کانووکیشن کے انعقاد اور جعلی ڈگری کی تقسیم کا انکشاف ------------	348
95-	گورا کرنے والی غیر قانونی کریموں اور شیمپو کے استعمال سے خواتین مختلف بیماریوں کا شکار ------------	349
	سرکاری کارروائی	
	رپورٹیں (جو ایوان کی میز پر رکھی گئی)	
96-	انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 ------------	351
97-	پنجاب پنشن فنڈ کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2017 ------------	351
98-	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ------------	351
99-	انڈکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(106)/2018/1739. Dated: 23rd Apil 2018. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

"In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, **Malik Muhammad Rafique Rajwana,** Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **26th April 2018 at 2:00 pm** in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated Lahore, the **MALIK MUHAMMAD RAFIQUE**
RAJWANA
23rd April 2018 **GOVERNOR OF THE**
PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 26-اپریل 2018

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، توانائی اور ترقی خواتین)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون پر غور وخوض اور اس کی منظوری

مسودہ قانون (ریگولرائزیشن آف سروس) پنجاب 2018

ایک وزیر مسودہ قانون (ریگولرائزیشن آف سروس) پنجاب 2018 پیش کریں گے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ریگولرائزیشن آف سروس) پنجاب 2018 کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 94 اور 95 اور تمام دیگر متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ریگولرائزیشن آف سروس) پنجاب 2018، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ریگولرائزیشن آف سروس) پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

4

(بی) آرڈیننس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

آرڈیننس (ترمیم) (ریگولیشن) ساؤنڈ سسٹمز پنجاب 2018

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) (ریگولیشن) ساؤنڈ سسٹمز پنجاب 2018 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(سی) مسودات قانون کا پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) دھماکا خیز مواد 2018

ایک وزیر مسودہ قانون (پنجاب ترمیم) دھماکا خیز مواد 2018 پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون تحفظ گواہ پنجاب 2018

ایک وزیر مسودہ قانون تحفظ گواہ پنجاب 2018 پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2018

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2018 پیش کریں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1- ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار شیر علی گورچانی
وزیراعلیٰ	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	میاں محمود الرشید

2- چیئرمینوں کا پینل

1-	ملک محمد وارث کلو، ایم پی اے	پی پی-42
2-	باؤ اختر علی، ایم پی اے	پی پی-144
3-	جناب اعجاز حسین، ایم پی اے	پی پی-15
4-	محترمہ عائشہ جاوید، ایم پی اے	ڈبلیو-317

3- کابینہ

1-	راجہ اشفاق سرور	:	وزیر محنت وانسانی وسائل
2-	جناب جہانگیر خانزادہ	:	امور نوجواناں، کھیلیں*
3-	جناب شیر علی خان	:	وزیر کانکنی ومعدنیات، ٹرانسپورٹ*
4-	جناب تنویر اسلم ملک	:	وزیر مواصلات وتعمیرات
5-	جناب محمد آصف ملک	:	وزیر آثار قدیمہ

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 11۔جون2013،29۔مئی 2015وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (26۔اپریل7۔مئی 2018) تفویض کیا گیا۔
- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبرSO(CAB-.II)2-10/2013مورخہ 28۔نومبر 2016 کونئے وزراء کو محکموں کا چارج دیا گیا اور کچھ وزراء کے محکمے تبدیل کئے گئے۔

6

6۔ جناب امانت اللہ خان شادی خیل	:	وزیر آبپاشی
7۔ رانا ثناءاللہ خان	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور
8۔ لیفٹیننٹ کرنل(ر) سردار محمد ایوب خان	:	وزیر انسداد دہشت گردی
9۔ محترمہ حمیدہ وحید الدین	:	وزیر ترقی خواتین
10۔ خواجہ محمد منشاءاللہ بٹ	:	وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
11۔ خواجہ عمران نذیر	:	وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر
12۔ جناب بلال یٰسین	:	وزیر خوراک
13۔ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر آبکاری و محصولات، اطلاعات و ثقافت *
14۔ خواجہ سلمان رفیق	:	وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
15۔ رانا مشہود احمد خان	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
16۔ سید زعیم حسین قادری	:	وزیر اوقاف و مذہبی امور
17۔ شیخ علاؤالدین	:	وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
18۔ سید رضا علی گیلانی	:	وزیر ہائر ایجوکیشن
19۔ میاں یاور زمان	:	وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری
20۔ محترمہ نغمہ مشتاق	:	وزیر زکوۃ و عشر
21۔ ملک ندیم کامران	:	وزیر منصوبہ بندی و ترقیات
22۔ میاں عطاء محمد خان مانیکا	:	وزیر مال
23۔ ڈاکٹر فرخ جاوید	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
24۔ جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا	:	وزیر زراعت

25- جناب آصف سعید منیس	:	وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ
26- ملک احمد یار ہنجرا	:	وزیر جیل خانہ جات
27- سید ہارون احمد سلطان بخاری	:	وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

7

28- مہر اعجاز احمد اچلانہ	:	وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
29- ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر امداد باہمی
30- چودھری محمد شفیق	:	وزیر خصوصی تعلیم
31- محترمہ ذکیہ شاہنواز خان	:	وزیر تحفظ ماحول
32- ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا	:	وزیر خزانہ
33- جناب خلیل طاہر سندھو	:	وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور
34- ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ	:	وزیر بہبود آبادی

9

4- پارلیمانی سیکرٹریز

1-	چودھری سرفراز افضل	: امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ
2-	راجہ محمد اویس خان	: زکوٰۃ وعشر
3-	جناب نذر حسین	: قانون وپارلیمانی امور
4-	صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی	: لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
5-	جناب کرم الٰہی بندیال	: توانائی
6-	حاجی محمد الیاس انصاری	: سماجی بہبود وبیت المال
7-	چودھری فقیر حسین ڈوگر	: جیل خانہ جات
8-	میاں طاہر	: سیاحت
9-	جناب محمد ثقلین انور سپرا	: اوقاف ومذہبی امور
10-	جناب امجد علی جاوید	: بہبود آبادی
11-	محترمہ نازیہ راحیل	: ریونیو
12-	جناب عمران خالد بٹ	: صنعت، کامرس وسرمایہ کاری
13-	جناب محمد نواز چوہان	: ٹرانسپورٹ
14-	جناب اکمل سیف چٹھہ	: تحفظ ماحول
15-	چودھری محمد اسد اللہ	: خوراک
16-	نوابزادہ حیدر مہدی	: منیجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ
17-	رانا محمد افضل	: داخلہ
18-	خواجہ محمد وسیم	: امداد باہمی

- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبرPA:4-18/1157مورخہ 17، 23-فروری2017پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

10

19-	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت احمد خان	:	اشتمال املاک، پی ڈی ایم اے
20-	جناب رمضان صدیق بھٹی	:	لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
21-	جناب محمد حسان ریاض	:	سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
22-	چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ)	:	ایس اینڈ جی اے ڈی
23-	جناب سجاد حیدر گجر	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
24-	جناب محمد نعیم صفدر انصاری	:	مواصلات و تعمیرات
25-	میاں محمد منیر	:	آبکاری و محصولات
26-	ملک محمد علی کھوکھر	:	پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر
27-	رانا اعجاز احمد نون	:	زراعت
28-	جناب احمد خان بلوچ	:	پبلک پراسیکیوشن
29-	جناب عامر حیات ہراج	:	کانکنی و معدنیات
30-	رانا بابر حسین	:	خزانہ
31-	میاں نوید علی	:	محنت و انسانی وسائل
32-	جناب محمود قادر خان	:	چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
33-	سردار عاطف حسین خان مزاری	:	خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
34-	ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	:	منصوبہ بندی و ترقیات
35-	سردار عامر طلال گوپانگ	:	سپیشل ایجوکیشن
36-	چودھری خالد محمود ججہ	:	آبپاشی

37- میاں فدا حسین : جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری

38- چودھری زاہد اکرم : کالونیز

39- محترمہ شاہین اشفاق : ترقی خواتین

11

40- محترمہ مہوش سلطانہ : ہائر ایجوکیشن

41- محترمہ جوئس رُوفن جُولیس : سکولز ایجوکیشن

42- محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری : اطلاعات وثقافت

43- جناب طارق مسیح گل : انسانی حقوق واقلیتی امور

5- ایڈووکیٹ جنرل

جناب شکیل الرحمان خان

6- ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : رائے ممتاز حسین بابر

ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ) : جناب عنایت اللہ لک

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا پینتیسواں اجلاس

جمعرات،26-اپریل2018

(یوم الخمیس،9-شعبان المعظم1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 5بج کر5منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِo

حٰمٓ ۚ۝۱ وَالۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ ۙ۝۲ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةٍ مُّبٰـرَكَةٍ
اِنَّا كُنَّا مُنۡذِرِيۡنَ ۝۳ فِيۡهَا يُفۡرَقُ كُلُّ اَمۡرٍ حَكِيۡمٍ ۙ۝۴ اَمۡرًا
مِّنۡ عِنۡدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا مُرۡسِلِيۡنَ ۚ۝۵ رَحۡمَةً مِّنۡ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ
هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ۙ۝۶ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا
بَيۡنَهُمَا ۘ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّوۡقِنِيۡنَ ۝۷ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ ؕ
رَبُّكُمۡ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الۡاَوَّلِيۡنَ ۝۸ بَلۡ هُمۡ فِىۡ شَكٍّ يَّلۡعَبُوۡنَ ۝۹
فَارۡتَقِبۡ يَوۡمَ تَاۡتِى السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيۡنٍ ۙ۝۱۰

سورۃ الدّخان 1 تا 10

حٰم(1) اس کتاب روشن کی قسم (2) کہ ہم نے اس کو مبارک رات میں نازل فرمایا ہم تو رستہ دکھانے والے ہیں (3) اسی رات میں تمام حکمت کے کام فیصل کئے جاتے ہیں (4) (یعنی) ہمارے ہاں سے حکم ہو کر۔ بے شک ہم ہی (پیغمبرؐ کو) بھیجتے ہیں (5) (یہ) تمہارے پروردگار کی رحمت ہے۔ وہ تو سننے والا جاننے والا ہے (6) آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب کا مالک۔ بشرطیکہ تم لوگ یقین کرنے والے ہو (7) اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہی) جِلاتا ہے اور (وہی) مارتا ہے۔ وہی تمہارا اور تمہارے

پہلے باپ دادا کا پروردگار ہے (8) لیکن یہ لوگ شک میں کھیل رہے ہیں (9) تو اس دن کا انتظار کرو کہ آسمان سے صریح دھواں نکلے گا (10)

وماعلینا الاا بلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اُٹھا جب بھی دستِ عطا محمدؐ
غنی بن گئے گدائے محمدؐ
جدھر چشمِ رحمت اٹھائے محمدؐ
زمانے کی بگڑی بنائے محمدؐ
تمنا یہی ہے یہی آرزو ہے
ہمیں بھی مدینے بلائیں محمدؐ
یہ اندازِ خیرات ان کا تو دیکھو
غلاموں کو سلطان بنائے محمدؐ
سرِ راہ اپنی میں آنکھیں بچھاؤں
میرے گھر جو تشریف لائیں محمدؐ

جناب سپیکر:اعوذباللہ من الشیطن الرجیم۔بسم اللہ الرحمن الرحیم۔میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1. ملک محمد وارث کلو،ایم پی اے — پی پی-42
2. باؤاختر علی،ایم پی اے — پی پی-144
3. جناب اعجاز حسین بخاری،ایم پی اے — پی پی-15
4. محترمہ عائشہ جاوید،ایم پی اے — ڈبلیو-317

شکریہ

سوالات

(محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، توانائی اور ترقی خواتین)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر:اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، انرجی اور ترقی خواتین سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!خواجہ آصف کو اسلام آباد ہائیکورٹ نے تاحیات نااہل قرار دے دیا ہے۔میں یہ سمجھتا ہوں کہ انہیں وزیر خارجہ کے عہدے سے فی الفور مستعفی

ہو جانا چاہئے اور اگر وہ استعفیٰ نہیں دیتے تو وزیر اعظم کو انہیں dismiss کر دینا چاہئے۔ اس فیصلے کے بعد اگر وہ کوئی فرائض سر انجام دیں گے تو اس سے پاکستان کی جگ ہنسائی ہو گی۔ ایک ایسا شخص جس کے بارے میں عدالت عالیہ یہ کہے کہ وہ صادق اور امین نہیں ہے اور اسے تاحیات نااہل قرار دے دے تو پھر وہ کس طرح سے 20 کروڑ پاکستانی عوام کا بیرون ملک case plead کر سکتا ہے؟ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ خواجہ آصف کو فی الفور اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دینا چاہئے۔ اسی طرح جناب احسن اقبال کو بھی مستعفی ہو جانا چاہئے کیونکہ وہ بھی سعودی عرب کے اقامہ ہولڈر ہیں۔

جناب سپیکر: میاں محمود الرشید صاحب! آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں۔ مہربانی کر کے آپ تشریف رکھیں کیونکہ یہ اس ایوان سے متعلقہ معاملہ نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اسحاق ڈار، خواجہ آصف اور جناب احسن اقبال یہ تینوں پاکستان کی بدنامی کا باعث بن رہے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ عدالت عالیہ کے حکم کے بعد کوئی جواز نہیں رہتا کہ وہ وزارت کے ساتھ چمٹے رہیں۔ اسحاق ڈار صاحب باہر چلے گئے ہیں اور انہوں نے چھٹی لی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ قانون اور اخلاق لحاظ سے خواجہ آصف کو فی الفور استعفیٰ دے دینا چاہئے اگر وہ استعفیٰ نہیں دیتے تو وزیر اعظم کو انہیں اقتدار سے الگ کر دینا چاہئے۔ اچھی روایات قائم رکھی جائیں۔ دھونس، دھاندلی، پسند اور ناپسند کی بنیاد پر ایک نااہل شخص پاکستانی عوام کا case plead کرنے کی بجائے پاکستان کی بدنامی کا باعث بن رہا ہے۔ خواجہ آصف میں اتنی اخلاقی جرأت ہونی چاہئے کہ وہ خود ہی وزارت سے مستعفی ہو جائیں۔

جناب سپیکر: میاں محمود الرشید! ابھی خواجہ آصف صاحب کو appeal کا حق حاصل ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبران اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے اور "خواجہ آصف استعفیٰ دو" کی نعرے بازی شروع کر دی)

آپ سب معزز ممبران مہربانی کر کے اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ میری بات سُنیں۔ Order please. Order in the House. معزز ممبران! یہ وقفہ سوالات ہے اور آپ کے سوالات کے

جوابات ہیں۔ اس ایوان کے جو معزز ممبر نہیں ہیں ان کے بارے میں اس قسم کی بات کرنا مناسب نہیں ہے۔ جناب احسن ریاض فتیانہ آپ کا سوال ہے۔ آپ سوال نمبر بولئے گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
خواجہ محمد آصف کے خلاف نعرے بازی)

آپ لوگ تشریف رکھیں۔ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ دیکھیں، آپ تقریباً تین سے چار لاکھ افراد کے نمائندے ہیں لہٰذا آپ مہربانی فرما کر اچھے طریقے سے behave کریں۔ آپ جو بات کر رہے ہیں وہ اس Chair سے متعلقہ نہیں ہے کیونکہ وہ اس ایوان کے ممبر ہی نہیں ہیں۔ جی، احسن ریاض فتیانہ صاحب!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 9172 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد میں محکمہ صنعت کے ملازمین،
ادارے اور انڈسٹریل اسٹیٹس سے متعلقہ تفصیلات

*9172: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ صنعت کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، تفصیل عہدہ، گریڈ وار بتائیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ کے کتنے ادارے کس کس نام سے کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ج) اس ضلع میں کون کون سی انڈسٹریل اسٹیٹس ہیں؟

(د) مالی سال 17-2016 کے دوران کتنی رقم اس محکمہ کو فراہم کی گئی ہے اس کی مد وار تفصیلات بتائیں؟

(ہ) اس ضلع میں محکمہ ہذا انڈسٹری مالکان کو کون کون سی سہولیات یا خدمات فراہم کر رہا ہے؟

(و) اس ضلع میں کس جگہ انڈسٹریل اسٹیٹ اور ٹیکنیکل ادارے بنانے کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ صنعت کے بیس ملازمین ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	عہدہ	گریڈ
1-	ڈسٹرکٹ آفیسر	17
2-	اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ آفیسر	17
3-	انسپکٹر آف بوائلر	16
4-	سٹینو گرافر	15
5-	سینئر کلرک	14
6-	سینئر کلرک	14
7-	سینئر کلرک	14
8-	اسسٹنٹ انڈسٹریل ڈویلپمنٹ آفیسر	11
9-	سٹیٹسٹیکل اسسٹنٹ	11
10-	جونیئر کلرک	11
11-	جونیئر کلرک	11
12-	جونیئر کلرک	11
13-	جونیئر کلرک	11
14-	ڈرائیور	4
15-	نائب قاصد	3
16-	نائب قاصد	2
17-	نائب قاصد	1
18-	نائب قاصد	1
19-	سویپر	1
20-	چوکیدار	1

(ب) اس ضلع میں محکمہ کے دو دفاتر مختلف جگہوں پر کام کر رہے ہیں۔

1. ڈسٹرکٹ آفیسر انڈسٹریز پرائسز اوزان وپیمائش، بمقام کمشنر آفس فیصل آباد

2. انسپکٹر آف بوائلرز فیصل آباد سرکل بمقام پیپلز کالونی فیصل آباد

(ج) اس ضلع میں درج ذیل چار انڈسٹریل اسٹیٹس ہیں۔

1. پنجاب سمال انڈسٹریل اسٹیٹ، سرگودھا روڈ، فیصل آباد۔
2. فیصل آباد انڈسٹریل اسٹیٹ نزد ساہیانوالہ انٹر چینج، تحصیل چک جھمرہ، فیصل آباد۔
3. ویلیو ایڈیشن سٹی نزد کھڑڑیانوالہ چوک، تحصیل چک جھمرہ، فیصل آباد۔
4. ملت انڈسٹریل اسٹیٹ، ملت روڈ فیصل آباد۔

(د) مالی سال 17-2016 کے دوران فراہم کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ہ) محکمہ صنعت کی حالیہ پالیسی کے تحت انڈسٹری مالکان کو کسی بھی قسم کی صنعت لگانے کے لئے پابندیوں سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ حالیہ پالیسی کے تحت محکمہ صنعت ایک سہولت کار کا کردار ادا کر رہا ہے جبکہ محکمہ ہذا کے فرائض میں انڈسٹری مالکان کو مفید معلومات فراہم کرنا اور صنعتوں کے فروغ کے لئے ان کی راہنمائی کرنا شامل ہے۔ انڈسٹری مالکان کے مسائل اور ان کے حل کے لئے مثبت تجاویز کو حکومتی سطح تک پہنچانا شامل ہے۔

(و) فی الحال کوئی نئی انڈسٹری اسٹیٹ بنانے کی تجویز زیر غور نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے سوال کے جز(ہ) میں پوچھا ہے کہ ضلع فیصل آباد میں چار انڈسٹریل اسٹیٹس ہیں ان کے اندر کیا facilities دی گئی ہیں اور کون کون سی missing facilities ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! معزز ممبر جو detail پوچھ رہے ہیں وہ detail تو جواب میں دی ہوئی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس جواب کے اندر تو کسی بھی facility کا ذکر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! ساہیانوالہ انڈسٹریل اسٹیٹ میں بجلی اور سوئی گیس مہیا کر دی گئی ہے۔ جن الاٹیوں نے ابھی construction شروع نہیں کی محکمہ نے

انہیں سال2017 میںnotices دیئے کہ آپconstruction شروع کر دیں تو وہاں پر کام شروع ہو چکا ہے اور اس وقت اس کے اوپر کوریا اور دیگر ممالک کی سب سے بڑیforeignانوسٹمنٹ آئی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے سوال یہ پوچھا تھا کہ محکمہ نے وہاں پرwater treatment plantsلگائے ہیں کیونکہ میرا تعلق ضلع فیصل آباد سے ہے میرے شہر سمندری سے main drainگزرتی ہے تو محکمے کی نااہلی اورwater treatment plantsنہ لگانے کی وجہ سے میرے حلقے کا ہر تیسرا بندہ ہیپاٹائٹس کا مریض بن چکا ہوا ہے اس لئے میں جاننا چاہتا ہوں کہ محکمہ نے قانونی طور پر ان انڈسٹریل اسٹیٹس میں کون کون سی سہولیات دینی ہوتی ہیں اور وہاں کون کون سی سہولیات دی گئی ہیں اور کون کون سی نہیں دی گئیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! وہاں پر انڈسٹریز لگے گی توwater treatment plantsچلائیں گے۔ معزز ممبر نے ہیپاٹائٹس کی جو بات کی ہے اس کی وجہ یہdrainنہیں ہے ایوان میں بیٹھے ہوئے سب معزز ممبران کو پتا ہے کہ دیہاتوں میں جوpumpingہو رہی ہے اور فضلہ زدہ پانی کی وجہ سے ہیپاٹائٹس کا مرض بڑھ گیا ہے۔ انڈسٹریل اسٹیٹس کے اندرenvironmentکا مسئلہ ہے جہاں تک معزز ممبر کا کہنا ہے کہ انڈسٹریل اسٹیٹ میںtreatment plant pollutionکی ضرورت ہے یقیناً اس کے اوپر کام شروع ہو چکا ہے اور فاضل ممبر کے علم میں بھی یہ بات ہے کہ ہم نے تمام انڈسٹریل اسٹیٹس کے لئے ہنگامی بنیادوں پرtreatment plants pollutionلگانے شروع کئے ہیں اور جوindividualانڈسٹریtreatment plant pollutionنہیں لگا رہی وہاں پر حکومت مشترکہ طور پر یہplant pollution treatmentلگا رہی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! وزیر موصوفfacilitiesکے حوالے سے تو مجھے نہیں بتا سکے۔ محکمہ نے جز(ہ) کے جواب میں لکھا ہے کہ:

> "محکمہ صنعت کی حالیہ پالیسی کے تحت انڈسٹری مالکان کو کسی بھی قسم کی انڈسٹری لگانے کے لئے پابندیوں سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔"

یعنی کہ کوئی بھی بندہ جا کر انڈسٹریل اسٹیٹ کے اندر انڈسٹری لگا لے وہ environment یا کسی بھی اور قانون کی دھجیاں اُڑا سکتا ہے تو کیا محکمہ صنعت کی طرف سے اُس کو ہر طرح کی معافی ہے؟ محکمہ نے کس طرح کا یہ جواب دیا ہے کہ انڈسٹری مالکان ہر طرح کی پابندی سے مستثنیٰ ہیں؟ میرا یہ بھی ضمنی سوال ہے کہ یہ پالیسی کس نے بنائی اور کب بنائی گئی؟

جناب سپیکر: جی، وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! میں فاضل ممبر اور اس معزز ایوان کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ 1986 میں industrial revolution لانے کے لئے اور employment کے لئے انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ نے ایک open policy دی جس کے تحت حکومت یہ چاہتی تھی اور آج بھی یہی چاہتی ہے کہ maximum انڈسٹری لگے اور لوگوں کو روزگار ملے۔ یہی وجہ ہے کہ 1986 کے بعد انڈسٹری لگی۔ شوگر اور سیمنٹ وغیرہ کی انڈسٹریز کے اوپر پابندی ہے لیکن دوسری انڈسٹریز کو open کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں فاضل ممبر کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ جو latest industrial policy آ رہی ہے اُس میں ان چیزوں کا دھیان رکھا گیا ہے۔ 1986 کی انڈسٹری پالیسی کے تحت بھی industrial plan پاس کروانا ضروری ہے۔ تمام بڑے شہروں بشمول لاہور اور فیصل آباد کے اگر آپ master plan پر جائیں تو industrial areas کو باقاعدہ highlight کیا گیا ہے کہ یہ industrial areas ہیں اُن industrial areas کے اندر جب plan پاس ہوتا ہے تو اُس کے بعد Environment Department, TEPA اور جتنے بھی متعلقہ محکمہ جات ہوتے ہیں اُن سے NOC's لینے ہوتے ہیں اُس کے بعد متعلقہ محکمہ plan issue کرتا ہے اس وقت ہم سے یہ پوچھا جائے کہ اگر ہم نے کوئی غلط NOC دیا ہے، اگر environment نے دیا ہے تو وہ محکمہ جواب دے گا لیکن جہاں تک اس چیز کا تعلق ہے جو فاضل ممبر کہنا چاہتے ہیں کہ Industrial Policy کیا ہے۔ اب Industrial Policy اس لئے آ رہی ہے کہ اب industrialization بہت تیزی سے ہو رہی ہے اور اب بڑے یونٹ لگائے جا رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھ لیجئے کہ اگر Industrial Estates نہیں بنیں گی اور Industry نہیں لگے گی

توemployment کیسے generate ہو گی اور production کیسے آئے گی؟ آپ آبادی کو دیکھیں اس لئے یہ ہمارے لئے ضروری ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرے خیال میں پنجاب حکومت گڈ گورننس کا نعرہ لگاتی ہے تو منسٹر صاحب نے پول تو خود کھول دیا ہے۔ ہمارے منسٹر صاحب ماشاء اللہ خود بھی ایک Industrialist ہیں۔ 1986 سے اب تک 31 سال ہو گئے ہیں کہ ہم اپنی Industrial Policy نہیں بنا سکے۔ ہمارے ملک کے سابق وزیر اعظم Industrialist، ہمارے صوبہ کے وزیر اعلیٰ Industrialist اور ہمارے Industry Minister بھی Industrialist ہیں پھر بھی 31 سال میں اس ملک کی Industrial Policy نہیں آ سکی۔

جناب سپیکر: کیا یہ سوال سے متعلقہ بات ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے خود own کیا ہے۔ اس ملک کو اتنے Industrialist چلا رہے ہیں اور اس کے باوجود یہ Industrial Policy نہیں لا سکے۔ یہ کیا کمال گڈ گورننس ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 9205 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ صنعت کا بجٹ اور میگا پراجیکٹس سے متعلقہ تفصیلات

*9205: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری کا مالی سال 16-2015 اور 17-2016 کا بجٹ مدوار کتنا تھا؟

(ب) ان سالوں کے دوران محکمہ صنعت نے کون کون سے میگا پراجیکٹس کس کس جگہ کتنی کتنی مالیت کے شروع کئے؟

(ج) ان میں سے کتنے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے ابھی تک زیر تکمیل ہیں؟

(د) یہ منصوبے / میگا پراجیکٹ کن کن consultant کی نگرانی میں مکمل ہوئے؟

(ہ) ان consultant کو ان منصوبہ جات کی کتنی فیس ادا کی گئی، تفصیل منصوبہ وار بتائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین):

(الف) محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری کو مالی سال 16-2015 اور 17-2016 میں مبلغ 3773.658 ملین روپے اور 13145.141 ملین روپے بالترتیب جاری کئے گئے تھے۔ جن کی تفصیل منسلکہ (الف و ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان سالوں کے دوران محکمہ ہذا نے کوئی میگا پراجیکٹ شروع نہیں کیا۔

(ج) متعلقہ نہ ہے۔

(د) متعلقہ نہ ہے۔

(ہ) متعلقہ نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے اپنے بجٹ کی تفصیل دی ہے تو میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ انہوں نے کتنے پیسے 16-2015 اور 17-2016 میں surrender کئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، شیخ صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! جز (الف) میں جواب دے دیا گیا ہے لیکن فاضل ممبر پوچھنا چاہتے ہیں کہ جو پیسے surrender کئے گئے ہیں تو یہ پہلے دیکھیں کہ مبلغ 3773.658 ملین روپے اور 13145.141 ملین روپے بالترتیب جاری کئے گئے تھے۔ اس میں وہ پیسا بھی شامل ہے جو Industrial Estates کی acquisition اور property وغیرہ acquire کرنے کے لئے بھی دیا گیا ہے تو surrender ہونے کا کہاں سوال آیا ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! مجھے جو تفصیل فراہم کی گئی ہے اس میں کچھ جگہوں پر لکھا ہوا ہے کہ اتنے ملین رقم surrendered۔ اس طرح انہوں نے کئی جگہوں پر hundreds of million rupees کی رقم کے لئے surrendered کا لفظ استعمال کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف total amount جاننا چاہتا ہوں جو انہوں نے surrender کی ہے؟ تاکہ ہمیں بھی پتا چلے کہ ہم جو بجٹ پاس کرتے ہیں اور ایک محکمہ کو فنڈز دیتے ہیں۔ اگر ہم اس محکمہ کو زائد فنڈز دیتے ہیں اور وہ surrender کر رہا ہے تو ہم اگلی دفعہ کسی بہتر محکمہ کو وہ فنڈز دے سکیں جو ان کو utilize کر سکے بجائے اس کے کہ پیسے ایک جگہ پر block allocation کی صورت میں پڑے رہیں۔ میں اس وجہ سے بھی جاننا چاہتا ہوں کہ کتنے پیسے surrender ہوئے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! فاضل ممبر کو یہ چاہئے کہ وہ تھوڑا سا آڈٹ پالیسی کو دیکھ لیں۔ اگر 15۔جون کے بعد کوئی رقم انڈسٹری سمیت کسی بھی محکمہ کے پاس رہ جاتی ہے تو وہ اس کو gallop tender کے تحت کر دیتا ہے تو پھر اپوزیشن یا کوئی بھی اعتراض کرتا ہے کہ یہ haphazard طریقے سے expense بڑھانے کے لئے purchasing کی گئی ہے۔ اگر محکمہ بچت کرتا ہے اور surrender کرتا ہے اور اس کو نئے سال میں پھر استعمال کرتا ہے تو اس میں تو ان کو خوش ہونا چاہئے کہ ہم اپنی عوام کے پیسے کے custodian ہیں۔ اگر یہ رقم surrender ہو رہی ہے تو پھر آگے خرچ بھی ہو رہی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا سوال کچھ اور تھا۔ میرا کہنا یہ تھا کہ اگر محکمہ کی اتنی capacity ہی نہیں تھی، محکمہ کے پاس اتنے projects ہی نہیں تھے کہ وہ اتنے پیسے خرچ کر سکتا تو اس نے اتنے پیسے مانگے ہی کیوں اور لئے کیوں؟ اگر ہم وہی پیسے صحت اور تعلیم کے شعبہ کو دے دیتے اور آنے والی نسل پر لگاتے تو بہتر ہوتا۔ محکمہ انڈسٹری کے اکاؤنٹ میں رقم پڑے رہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ انہوں نے آخر میں آ کر کہہ دیا کہ ہم نے بچت کی ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ پیسے آپ نے کیوں لئے تھے؟

جناب سپیکر: فتیانہ صاحب! یہ rough estimate ہوتے ہیں کہ اتنا پیسا خرچ ہو گا اتنا بچے گا اور اس میں اتنی بچت آئے گی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ بچت نہیں تھی بلکہ محکمہ کی capacity نہیں تھی یہ نااہلیت ہے۔

جناب سپیکر: یہ نااہلی نہیں ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے مجھے تفصیل میں بتایا ہے کہ ہم نے 16-2015 میں پانچ projects complete کئے ہیں۔ مجھے یہ kindly بتا دیں کہ 16-2015 اور 17-2016 کے projects کی cost per project کتنی تھی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! محترم ممبر نیچے detail دیکھیں ہمارے پانچوں projects کی detail موجود ہے۔ ابھی یہ پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ پہلے اخراجات کتنے ہوئے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ انہوں نے جو projects پورے کئے ہیں تو یہ بتا دیں کہ ہر پراجیکٹ پر کتنی cost آئی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ 3773 ملین استعمال کئے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب cost per project بتا دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! اگر فاضل ممبر علیحدہ علیحدہ cost پوچھنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے یہ علیحدہ بات کریں۔ ہم نے پوری cost بتا دی ہے کہ اتنے پیسے خرچ ہوئے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اگر میں کہیں پر پیسے خرچ کر کے آتا ہوں تو کیا مجھے پتا نہیں ہو گا کہ میں نے کس کس چیز پر کتنے پیسے خرچ کئے ہیں۔ مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ کتنے projects ہیں۔ یہاں محکمہ نے بتایا کہ ہم نے اتنے projects کئے ہیں۔ میں نے پوچھا ہے کہ آپ نے 13- ارب روپے میں یہ projects کئے ہیں تو کتنی رقم کس پراجیکٹ پر لگی ہے تو یہ ایک جائز سا سوال ہے۔ یہ مجھے cost per project بتا دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! یہ جو cost علیحدہ علیحدہ مانگنا چاہ رہے ہیں تو اس کے لئے یہ مجھے ٹائم دیں میں اس کی تفصیل اپنے محکمہ سے لوں گا۔ انہوں نے اپنے سوال میں بالکل علیحدہ علیحدہ نہیں پوچھا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! آپ سوال کے جز (ب) کو پڑھیں اس میں لکھا ہے کہ ان سالوں کے دوران محکمہ صنعت نے کون کون سے میگا پراجیکٹس کس کس جگہ کتنی کتنی مالیت کے شروع کئے؟ میں نے مالیت تو پوچھی ہے۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے جز (ب) میں پوچھا ہے کہ ان سالوں کے دوران محکمہ صنعت نے کون کون سے میگا پراجیکٹس کس کس جگہ کتنی کتنی مالیت کے شروع کئے؟۔ یہ سوال واضح ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤ الدین): جناب والا! جز (ب) میں جو بات ہے اسے دیکھ لیں۔ اس میں ہم نے یہ کہا ہے کہ محکمہ نے ان سالوں کے دوران کوئی میگا پراجیکٹ شروع نہیں کیا۔ اس کا مقصد یہ ہوا کہ یہ brought forward project کی بات ہم کر رہے ہیں جو پچھلے projects آ رہے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس سوال کا جز (الف) یہ ہے کہ محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری کا مالی سال 16-2015 اور 17-2016 کا بجٹ مد وار کتنا تھا؟ اس کے جواب میں انہوں نے لکھا کہ محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری کو مالی سال 16-2015 اور 17-2016 میں مبلغ 3773.658 ملین روپے اور 13145.141 ملین روپے بالترتیب جاری کئے گئے تھے۔ جن کی تفصیل منسلکہ (الف و ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! فاضل ممبر جز(ب) سے پھر جز(الف) پر چلے گئے ہیں حالانکہ جز(الف) کی بات نہیں ہو رہی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں اِن کو سوال پڑھ کر سنا رہا ہوں۔ مجھے انہوں نے جز(الف) کے جواب میں یہ detail لکھ کر دے دی جس میں انہوں نے لکھا کہ ہم نے ان سالوں میں فلاں فلاں پراجیکٹ مکمل کئے۔ اب بتائیں کہ انہوں نے جو پراجیکٹ مکمل کئے ہیں اس حوالے سے یہ پوچھ رہا ہوں کہ کتنے کتنے میں مکمل کئے؟ میرے خیال میں یہ عوام کا پیسا استعمال ہوا ہے اس لئے ہم سب کو پوچھنے کا حق ہے۔ ہمارے ماشاء اللہ منسٹر انڈسٹری انتہائی سینئر سیاستدان ہیں، اس ایوان کے بارہا ممبران میں سے one of the most experienced اور پرانے ممبر ہیں جو منسٹر بننے سے پہلے سوالات اور تحاریک کے اوپر سب سے اچھا کردار ادا کرتے رہے ہیں لہٰذا ان کو میرے خیال میں سب سے بہتر تیاری ہونی چاہئے تھی کہ کس قسم کے سوالات آسکتے ہیں۔ ان کے سامنے مجھے یہ detail بھیجی گئی ہے اس لئے ان کو سینئر سیاستدان ہوتے ہوئے اس کا پتا ہونا چاہئے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(شیخ علاؤ الدین): جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ میرے خیال میں الفاظیت کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ جز(ب) کو خود پڑھ لیجئے کہ اس میں محترم کیا کہتے ہیں؟ یہ جز(ب) میں کہتے ہیں کہ سالوں کے دوران محکمہ صنعت نے کون کون سے میگا پراجیکٹ کس کس جگہ کتنی مالیت کے شروع کئے جس کا جواب دیکھیں کہ اس دوران محکمہ نے کوئی پراجیکٹ شروع نہیں کیا۔ فاضل ممبر کو یہ سمجھ نہیں آرہی کہ جو ongoing سکیمیں ہوتی ہیں یا brought forward projects ہوتے ہیں وہ پچھلے سالوں میں fall کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے جز(ب) میں پوچھا ہے کہ کون سے پراجیکٹ شروع کئے ہیں جس پر ہم نے کہا کہ کوئی شروع نہیں کئے۔ ہم پچھلی completion کی طرف جا رہے تھے۔ اب یہ اس کو گھما رہے ہیں اور جز(الف) کے ساتھ پڑھنا چاہ رہے ہیں تو یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ جز(ب) کو چھوڑ کر مجھے جز(الف) پر ہی جواب دے دیں۔ انہوں نے 2015-16 میں پانچ سکیمیں دیں اور 2016-17 میں 17 سکیمیں دیں اِن کے بارے میں

ہی بتادیں باقی اگلی سب چھوڑ دیں۔ انہوں نے مجھے 2015-16 اور 2016-17 کی جو سکیمیں لکھ کر دی ہیں مجھے اُن کی cost دے دیں۔ یہ پراجیکٹ انہوں نے ہی مجھے لکھ کر دیئے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! 2015-16 کے اندر جو فنڈز استعمال کئے وہ دیکھیں کہ اس میں کیا لکھا ہوا ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا اِن سے یہ کہنا ہے کہ۔۔۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! میری بات سنیں، میں عرض کرتا ہوں۔ فاضل ممبر کو یہ دیکھنا چاہئے کہ جو فنڈز ہم نے استعمال کئے وہ کہاں لگے؟ یہ فنڈز انہی projects پر لگے جس پر فاضل رکن پوچھنا چاہ رہے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کس پراجیکٹ میں کتنے لگے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! اگر علیحدہ علیحدہ پوچھیں گے تو ان کو چاہئے کہ علیحدہ علیحدہ بات کریں کہ فلاں پراجیکٹ یا فلاں جگہ پر کتنا پیسا لگا، یہ اس بات کی طرف جائیں اگر جز (ب) کے اندر یہ کہتے ہیں کہ کون کون سے میگا پراجیکٹس شروع کئے جس کا ہم نے بڑا سادہ جواب دیا کہ ہم نے کوئی پراجیکٹ شروع نہیں کئے۔ جب ہم نے پراجیکٹ شروع ہی نہیں کئے تو ہم جواب کس چیز کا دیں؟

جناب سپیکر: یہ on going سکیمیں ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! یہ ongoing اور brought forward projects ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! with all due respect منسٹر صاحب بہت سینئر ہیں جن کے ساتھ میں الفاظ کے ہیر پھیر میں بالکل بھی نہیں جیت سکتا۔ میری اس میں مؤدبانہ request ہے جو میں پڑھ کر سناتا ہوں کہ 2015-16 میں شامل کل منصوبے 15 اور 2015-16 میں مندرجہ ذیل پانچ منصوبے مکمل ہوئے۔

1. Customized Lending for Metal Works at Kot Abdul Malik.

2. Empowerment of Female Artisans at DG Khan and Rajanpur.
3. Empowering the Artisans of Bahawalpur and Cholistan.
4. Diagnostic Study of Industrial and Handicrafts Clusters in Punjab.
5. Preservation of Gazette through Digitalization.

یہ بہت گندی writing ہے جو اس طرح پڑھا نہیں جا رہا۔ انہوں نے جو پانچ سکیموں کے بارے میں لکھ کر بتایا کہ 15 چل رہی تھیں اور پانچ مکمل کی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: یہ گندی writing ہے تو پھر پڑھتے کیسے رہے ہیں؟ اس writing کو گندا بھی کہتے ہیں اور پڑھ بھی رہے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں یہی پوچھ رہا ہوں کہ انہوں نے پانچ سکیمیں مکمل کی ہیں بالفرض ایک سکیم 100 روپے، دوسری 200 روپے اور تیسری ایک ہزار روپے میں ہوئی ہو گی تو مجھے یہی بتا دیں کہ 3773 ملین یعنی 3.7۔ ارب روپوں میں سے کتنے پیسے کس مد میں خرچ کئے ہیں؟

جناب سپیکر: شیخ صاحب! کیا آپ کے پاس یہ تفصیل موجود نہیں ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! میں آپ سے عرض یہ کرنا اور بتانا چاہ رہا ہوں کہ جو expense ہم نے یہاں دیا ہے وہ موجود ہے اور ان کو details بھی دی گئی ہیں۔ یہ ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ پوچھ رہے ہیں وہ تفصیل بھی اِن کے پاس موجود ہے۔ جب یہ تفصیل میں مزید جائیں گے تو پھر کہیں گے کہ بتائیں کہ بجلی کے کتنے پیسے لگے، فلاں میں کتنے لگے جو لمبی بات نکل جائے گی۔ ان کے پاس جواب میں ترقیاتی بجٹ 2015-16 کی تفصیل موجود ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کے پاس جواب نہیں ہے یا نہیں دے پا رہے تو انہیں کہیں کہ کل دے دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! میں جواب کیوں نہیں دے سکتا؟ یہ جواب آپ کے پاس موجود ہے۔ اگر آپ اپنے سوال تک محدود رہیں تو میں نے اس کا جواب دے دیا ہے۔ جتنا سوال ہے اتنا ہی میں جواب دوں گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ہمارے منسٹر صاحب ماشاءاللہ انڈسٹریلسٹ ہیں، پڑھے لکھے آدمی ہیں اور کاروبار کو بہت اچھے طریقے سے جانتے ہیں۔ انہوں نے اگر کوئی بھی گاڑی لی ہے تو اس کے مختلف parts آتے ہیں اس لئے ہر part کا علیحدہ ریٹ ہوتا ہے۔ اسی طرح انہوں نے علیحدہ پراجیکٹس کئے ہیں تو ریٹ بھی علیحدہ ہوں گے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! اب انہوں نے گاڑی کے ٹائروں کی طرف چلے جانا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ project wise cost دے دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! ان کے پاس تفصیل موجود ہے اور ان کو بھی پتا ہے کہ میں نے تفصیل کے ساتھ جواب دے دیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، اُن کو ساری بات کا پتا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! آج احسن ڈے ہے۔

جناب سپیکر: جی، فتیانہ صاحب!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 9206 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور شہر میں انڈسٹریل اسٹیٹس اور شہری آبادی سے انڈسٹری کا انخلاء و دیگر تفصیلات

*9206: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور میں کتنی انڈسٹریل اسٹیٹ کس کس جگہ ہیں یہ انڈسٹریل اسٹیٹس کب قائم کی گئی تھیں؟

(ب) کون کونسی انڈسٹریل اسٹیٹ شہری آبادی کے اندر آ گئی ہیں؟

(ج) اس وقت لاہور شہر کی کس کس آبادی میں لوگوں نے غیر قانونی طور پر اپنے گھروں میں چھوٹی / بڑی صنعتیں / کارخانے قائم کر رکھے ہیں؟

(د) محکمہ نے سال16۔2015 اور17۔2016 کے دوران ان غیر قانونی انڈسٹری / کارخانہ جات کے خلاف کیا ایکشن لیا ہے؟

(ہ) ان سالوں کے دوران کتنی انڈسٹری کو محکمہ نے شہری آبادی سے باہر منتقل کروایا؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) انڈسٹریل اسٹیٹس کا ڈائریکٹر جنرل کے آفس سے کوئی تعلق نہ ہے۔ تاہم ہماری معلومات کے مطابق لاہور میں کل تین انڈسٹریل اسٹیٹس قائم ہیں۔

- قائداعظم انڈسٹریل اسٹیٹ ٹاؤن شپ لاہور 1965
- پنجاب سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کوٹ لکھپت لاہور 1965
- سندر انڈسٹریل اسٹیٹ 2005

مزید یہ کہ سندر انڈسٹریل اسٹیٹ اور قائداعظم انڈسٹریل اسٹیٹ ٹاؤن شپ پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی کے زیر کنٹرول ہیں جبکہ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کوٹ لکھپت پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن (PSIC) کے زیر کنٹرول ہیں۔

(ب) قائداعظم انڈسٹریل اسٹیٹ ٹاؤن شپ اور سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کوٹ لکھپت کے گردونواح شہری آبادی قائم ہو چکی ہے جبکہ سندر انڈسٹریل اسٹیٹ ابھی شہر سے باہر ہے۔

(ج، د) کھاڑک ملتان روڈ لاہور کے حادثہ کے بعد گورنمنٹ آف پنجاب نے محکمہ ماحولیات میں ایک پراونشل کمیٹی قائم کی۔ اس کمیٹی نے لاہور کے رہائشی علاقوں میں واقع انڈسٹریز / کارخانہ

جات کا سروے کرنے کا فیصلہ کیا۔ سروے کے لئے محکمہ لوکل گورنمنٹ، محکمہ تحفظ ماحول، محکمہ سول ڈیفنس لاہور، ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور ضلعی حکومت لاہور کی رپورٹ کے مطابق ریسکیو 1122 کے افسران پر مشتمل ٹیموں نے ستمبر2012میں سروے مکمل کیا اور2107 کارخانہ جات لاہور کے رہائشی علاقہ جات راوی ٹاؤن، داتا گنج بخش ٹاؤن، شالامار ٹاؤن، گلبرگ ٹاؤن، سمن آباد ٹاؤن اور واہگہ ٹاؤن میں لگائے گئے تھے۔ یہ صنعتیں جوتے پلاسٹک PVCکیمیکل ربڑ انجینئرنگ اور ٹیکسٹائل کے متعلقہ ہیں۔ یہ رپورٹ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے2015-10-01کو پراونشل کمیٹی کے سامنے پیش کی۔ کمیٹی نے17 صنعتی یونٹوں جن کا رسک انڈیکس80سے زائد ہے کے خلاف کارروائی کا حکم دیا اور ان17 صنعتوں کو لاہور کے رہائشی علاقہ سے باہر منتقل کروایا۔

(ہ) ضلعی حکومت لاہور نے16-2015اور17-2016 کے دوران 17انڈسٹریل یونٹس کو مناسب حفاظتی انتظامات نہ ہونے کی بنیاد پر آبادی سے باہر منتقل کروایا۔ جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں اس کے جواب پرsatisfyہوں اس لئے کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ فتیانہ صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر9207ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور اور فیصل آباد میں ٹیوٹا کے ادارے و دیگر تفصیلات

*9207: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹیوٹا کے تحت صوبہ بھر میں کتنے ادارے قائم ہیں؟

(ب) لاہور اور فیصل آباد میں قائم اداروں کے نام اور جگہ نیز یہ کب قائم کئے گئے تھے؟
(ج) ان شہروں کے اداروں کے سال16-2015 اور17-2016 کے اخراجات مد وار بتائیں؟
(د) ان اداروں میں اس وقت کتنے طالب علم زیر تعلیم ہیں ان کی تفصیل ادارہ وار بتائیں؟
(ہ) ان اداروں کے ملازمین کو حکومت کی طرف سے کون کون سی مراعات حاصل ہیں؟
(و) ان اداروں کے کتنے ملازمین ڈیپوٹیشن پر کس کس جگہ تعینات ہیں اوران کو ڈیپوٹیشن پر تعینات کرنے کی وجوہات کیاہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) ٹیوٹاکے زیر اہتمام صوبہ بھر میں 397ادارے کام کر رہے ہیں۔
(ب) لاہور شہر میں ٹیوٹا کے زیر اہتمام 27ادارے جبکہ فیصل آباد شہر میں 13ادارے ہیں۔ قائم اداروں کے نام ، جگہ اور یہ ادارے کب قائم ہوئے تفصیل ضمیمہ (الف وب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ج) لاہور اور فیصل آباد کے شہروں میں قائم اداروں کے سال16-2015 اور17-2016 کے اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ضمیمہ (ج و د)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(د) ٹیوٹا کے زیر اہتمام لاہور اور فیصل آباد کے شہروں میں زیر تعلیم طالب علموں کی تفصیل ضمیمہ (ح اور خ)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ہ) گورنمنٹ آف پنجاب کے رولز کے مطابق ان اداروں کے تمام ملازمین کو تنخواہ ودیگر الاؤنس میڈیکل، کنوینس،ہاؤس رینٹ، ایڈہاک ریلیف دیئے جاتے ہیں تفصیل ضمیمہ (ف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید ان ملازمین کو ہسپتالوں میں علاج کی سہولت بھی میسر ہے۔
(و) لاہور اور فیصل آباد سے تین ملازمین ڈیپوٹیشن پر مختلف محکموں میں کام کر رہے ہیں تفصیل ضمیمہ (ق)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے سوال کیا تھا کہ ان اداروں کے کتنے ملازمین ڈیپوٹیشن پر کہاں کہاں تعینات ہیں تو اس کے آخری حصہ میں محکمہ کی طرف سے مجھے جواب میں تین افسران کا نام دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ وہ کب سے وہاں تعینات ہیں، کس کے کہنے پر تعینات ہیں اور کس کی approval پر وہاں گئے ہیں؟

جناب سپیکر: شیخ صاحب! وہ جز (و) کا جواب پوچھ رہے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! یہ سوال نمبر کیا ہے؟

جناب سپیکر: سوال نمبر 9207 ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ سوال 9207 ہے اور آخری حصہ میں تین افسران محمد اسماعیل، سید تنویر حیدر اور مسٹر خرم کو ڈیپوٹیشن پر بھیجا گیا ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! انہوں نے سوال کیا کیا ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! تین افسران جو یہاں سے ڈیپوٹیشن پر گئے ہیں یہ کیوں گئے ہیں، کب سے گئے ہیں، کس نے approval دی ہے اور اِن کی واپسی کب تک ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! جہاں تک approval کا تعلق ہے تو اتھارٹی نے اس کی approval دی ہے اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ یہ کون سے محکمہ سے آئے ہیں۔۔۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ محکمہ صنعت سے ڈیپوٹیشن پر باہر گئے ہیں۔ میں پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ ان اداروں کے کتنے ملازمین ڈیپوٹیشن پر کس کس جگہ تعینات ہیں اور ان کو ڈیپوٹیشن پر تعینات کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! وجوہات یہ ہیں کہ محکمہ کی نظر میں یہ competent لوگ ہیں اس لئے اِن کو لگایا گیا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کیا محکمہ صنعت میں یہ لوگ competent نہیں تھے جو دوسروں کو دے دیئے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! ہمارے پاس جتنے لوگ ہیں وہ سارے competent ہیں اور انہی میں سے ہم نے آگے دیئے ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ افسران کب دیئے تھے، کس وجہ سے دیئے تھے، کس نے approval دی تھی اور کیا انہیں واپس لینے کا ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! ہمارا سیکرٹری انڈسٹری اس کی اتھارٹی ہے۔ اگر ٹیوٹا کسی بھی شخص کو ہمارے ڈیپارٹمنٹ سے لینا چاہتا ہے تو وہ باقاعدہ move کرتا ہے کہ یہ آدمی ہمیں چاہیئے۔ اگر محکمہ وہ آدمی ڈیپوٹیشن پر دینا چاہتا ہے یا وہ آدمی جس کو بھیجنے سے ہمیں کوئی حرج نہیں ہوتا تو ہم بھیج دیتے ہیں۔ چونکہ ٹیوٹا ہمارے محکمے کا ہی حصہ ہے تو ہم نے اُس کو بھی دیکھنا ہے، PBIT, PIEDMC and FIEDMC کو بھی دیکھنا ہے۔ ہمارے محکمہ میں جو بھی اچھے لوگ ہیں اور اگر ہمارا محکمہ اُن کے بغیر چل سکتا ہے تو ہم ڈیپوٹیشن پر دے دیتے ہیں اور اسی طرح لوگ واپس بھی آجاتے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے کہ یہ کب گئے تھے، کیوں گئے تھے اور کس نے بھیجے تھے؟

جناب سپیکر: کیا آپ نے نام لکھے ہوئے ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں اپنا سٹاف ممبر تو کسی کو بھی نہیں دینا چاہوں گا جو competent ہے لیکن ناکارہ سٹاف ممبر ہو تو وہ میں ضرور آگے کسی کو دے دوں۔ مجھے نہیں سمجھ آتی کہ محکمہ اتنا دیالو کیوں ہے کہ اس نے اپنے competent officers دوسروں کو بانٹ دیئے ہیں؟ کب بانٹے ہیں، کس نے approval دی اور کیا یہ واپس لینے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! یہ تین آدمیوں کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! میں یہی آپ سے عرض کر رہا ہوں کہ یہ ایک ایڈیشنل بات ہے لیکن میں عرض کر دیتا ہوں کہ تیمور حیدر 4-مارچ 2016 سے، کامران مرید 28-ستمبر سے اور اسماعیل صاحب 2014 سے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! جہاں تک میرے علم میں ہے کہ سپریم کورٹ کی اس حوالے سے بڑی clear cut ruling ہے کہ ڈیپوٹیشن پر کوئی جائے گا اور نہ ہی کوئی آئے گا لیکن اس کے باوجود یہ لوگ ڈیپوٹیشن پر کیوں ہیں اور کیا محکمہ انہیں واپس لینے کا ارادہ رکھتا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! جہاں تک سپریم کورٹ کی judgment کا تعلق ہے تو اگر فاضل ممبر کے علم میں ہے کہ کوئی افسر ڈیپوٹیشن پر ہے تو مجھے یہ بتائیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ہم نے اپنے محکموں کے اندر ہی انہیں اٹھا کر ایک سے دوسری جگہ تعینات کیا ہے۔ کسی کو فوڈ میں نہیں بھیج دیا یا ایجوکیشن میں نہیں بھیج دیا بلکہ اپنے محکمہ کے ماتحت ہی رکھا ہے اور مجھے فاضل ممبر سپریم کورٹ کی ڈیپوٹیشن کے حوالے سے ruling دکھا دیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اگرچہ پرانی ruling ہے لیکن میں لے آؤں تو اس کے باوجود محکمہ نے اس قانون کو توڑا ہوا ہے اور سپریم کورٹ کی ruling کے بعد اگر یہ ڈیپوٹیشن پر تعیناتیاں ہوئی ہیں تو کیا وزیر موصوف commit کرتے ہیں کہ جن افسران نے approval دی ہے ان کے خلاف کوئی سزا یا محکمانہ کارروائی ہو گی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ پہلے وہ ruling تو لائیں اور فاضل ممبر کو چاہئے کہ وہ ruling لائیں جس کے تحت میں اپنے محکمہ سے پوچھوں گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! وزیر موصوف پہلے commitment دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر: نہیں، منسٹر صاحب ایسے commitment نہیں دے سکتے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! وزیر موصوف commitment دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ commitment کی بات چھوڑیں اور اپنے سوال پر آئیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ان کے محکمہ نے قانون کی دھجیاں اڑاتے ہوئے سپریم کورٹ کے تقدس کو پامال کیا اور ڈیپوٹیشن پر افسران کی تعیناتی کی۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! ایسی کوئی ruling نہیں ہے اور فاضل ممبر کو چاہئے کہ وہ سپریم کورٹ کی ruling لائیں اور اس کے بعد اس کی interpretation بھی لیں۔ میں بھی بیٹھوں گا اور یہ بھی بیٹھیں گے تو یہ دکھائیں کہ ruling کہاں ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب محمد وحید گل کا ہے۔ جی، گل صاحب!

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 9556 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور حلقہ پی پی-145 میں خلاف قانون چلنے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*9556: جناب محمد وحید گل: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-145 لاہور میں خلاف قانون چلنے والی فیکٹریوں اور کارخانوں کو متعدد بار سیل کیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ حلقہ میں سیل شدہ فیکٹریاں اور کارخانے دوبارہ چلنے شروع ہو جاتے ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے اب تک مذکورہ حلقہ میں خلاف قانون چلنے والی فیکٹریوں اور کارخانوں کے خلاف کون کون سے ٹھوس اقدامات اٹھائے ہیں ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) دفتر ہذا کے پاس فیکٹریوں اور کارخانوں کو سیل کرنے کے اختیارات نہ ہیں اور نہ ہی دفتر ہذا نے کسی فیکٹری کو سیل کیا ہے۔

(ب) دفتر ہذا نے کوئی کارخانہ سیل نہ کیا ہے۔

(ج) جزہائے بالا کا جواب اثبات میں نہ ہے تاہم موجودہ پالیسی کے مطابق ضلع کی سطح پر فیکٹری لگانے کے لئے منفی یا مثبت ایریا مختص کرنے کے اختیارات دیئے گئے ہیں اور منفی ایریا اور خلاف قانون چلنے والے اداروں کے خلاف لینڈیوز، بلڈنگ کنٹرول، ماحولیات، فائر سیفٹی اور لیبر سیفٹی قوانین کے تحت کارروائی کرنے کے لئے متعلقہ ادارے با اختیار ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! جز (الف) میں سوال تھا کہ حلقہ پی پی-145 لاہور میں خلاف قانون چلنے والی فیکٹریوں اور کارخانوں کو متعدد بار seal کیا گیا تو جواب میں کہا گیا ہے کہ دفتر ہذا کے پاس کارخانوں اور فیکٹریوں کو seal کرنے کے اختیارات نہ ہیں اور نہ ہی دفتر ہذا نے کسی فیکٹری یا کارخانہ کو seal کیا ہے۔ جب میں سوال کر رہا ہوں کہ فیکٹری غیر قانونی طور پر بنی ہے اور وہاں پر غیر قانونی کام ہو رہے ہیں۔ میں کسی سکول یا مدرسے کی بات نہیں کر رہا تو پھر وہ فیکٹری معرض وجود میں کس طرح آگئی؟ کیا کوئی این او سی دینے کا فیکٹری بنانے کے لئے وزیر موصوف کے محکمہ کو اختیار ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! فاضل ممبر کا سوال یہ ہے کہ یہ فیکٹریاں seal ہوئی ہیں اور اگر seal ہوئی ہیں تو کیسے ہوئی ہیں تو میرا جواب یہ ہے کہ محکمہ انڈسٹریز کو کسی فیکٹری کو seal کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے بلکہ 1986 کے بعد این او سی دینے کا بھی ہمارے ڈیپارٹمنٹ

کے پاس اختیار نہیں ہے۔ فاضل ممبر تحفظ ماحول کے متعلق پوچھنا چاہتے ہیں اور فاضل ممبر صحیح کہہ رہے ہیں کہ شاید پاکستان دنیا کا واحد ملک ہے جہاں ٹائر سکریپ منگوانے کی اجازت ہے۔ یہ واحد ملک ہے جہاں شاید ٹائر سکریپ جلایا جاتا ہے جس سے بڑی تباہی پھیل رہی ہے۔ یہ سموگ اور سانس کی بیماریاں بھی یقیناً اسی سے پھیل رہی ہیں لیکن یہ محکمہ تحفظ ماحول کا کام ہے کیونکہ این او سی دینا محکمہ تحفظ ماحول کا کام ہے اور جناب سپیکر! آپ خود بھی جانتے ہیں کہ ایک پٹرول پمپ بھی بغیر این او سی کے نہیں لگ سکتا۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اس سوال کو قائمہ کمیٹی برائے تحفظ ماحول کو refer کیا جاتا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں اسی پر ایک منٹ بات کرنا چاہتا ہوں اگر آپ مجھے اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! تحفظ ماحول کی قائمہ کمیٹی کے پاس پہلے ہی انہی فیکٹریوں کے حوالے سے ایک matter ہے تو میں وزیر موصوف کے گوش گزار کرنا چاہوں گا کہ پچھلے ہفتے اس پر ایک میٹنگ ہوئی جس میں محکمہ تحفظ ماحول نے یہ کہا کہ سیکرٹری انڈسٹریز کو بلائیں کیونکہ یہ اختیار ان کے پاس ہے اور یہ اختیار ہمارے پاس نہیں ہیں۔ معزز ممبر وحید گل صاحب اس کے محرک ہیں جو کہ اس کمیٹی میں موجود تھے تو یہ جو "پنگ پانگ کا ایک کھیل" اس اسمبلی میں دیکھتے ہیں کہ ایک دوسرے پر ڈالتا ہے اور دوسرا تیسرے پر ڈال دیتا ہے۔ منسٹر صاحب اس کو واضح کریں چونکہ سیکرٹری تحفظ ماحول کہہ رہے ہیں کہ سیکرٹری انڈسٹریز کو بلائیں کیونکہ یہ اختیار ہمارے پاس نہیں بلکہ ان کے پاس ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، یہ محکمہ تحفظ ماحول کو بھجوا دیں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! آپ اس سوال کو قائمہ کمیٹی برائے انڈسٹریز کو refer کریں کیونکہ یہ پہلے ہی قائمہ کمیٹی برائے تحفظ ماحول میں تو چل رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ سوال قائمہ کمیٹی برائے تحفظ ماحول کو بھجوا دیں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! نہیں۔ یہ معاملہ قائمہ کمیٹی برائے انڈسٹریز کو بھجوائیں۔

جناب سپیکر:(قہقہہ)

انڈسٹریز کو کیسے بھجوادیں کیونکہ ان کے اختیار کی تو بات ہی نہیں ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! میں یہ بات ذمہ داری سے کر رہا ہوں کہ یہ اختیار محکمہ تحفظ ماحول کا ہے اور میں نے ابھی تھوڑی دیر پہلے بھی یہ گزارش کی تھی کہ جس وقت کسی انڈسٹریل یونٹ کی باقاعدہ sanction plan ہوتی ہے تو اس میں انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ کا کوئی این او سی نہیں ہوتا۔ اس میں تحفظ ماحول کا این او سی موجود ہے اور ٹیپا کا این او سی موجود ہے اور یہ انہی سے متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے اسے تحفظ ماحول کی قائمہ کمیٹی کو refer کرتے ہیں۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! اگر تحفظ ماحول کی کمیٹی کو ہی یہ سوال بھجوانا ہے تو میری یہ request ہے کہ اس کمیٹی میں منسٹر صاحب اور ڈی سی لاہور آجائیں تو ہمارا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! یہ میری آخری خواہش ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! ہمیں اپنے بھائی وحید گل کی ابھی بہت ضرورت ہے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ معاملہ تحفظ ماحول کی قائمہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! وحید گل صاحب کے فقرے پر غور کریں کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ میری آخری خواہش ہے۔

جناب محمد وحید گل: جناب سپیکر! چونکہ آخری اسمبلی سیشن ہے اس لئے میں نے یہ بات کی ہے۔

MR SPEAKER: Order please. Have your seat. Order has been passed.

بڑی مہربانی۔ اب یہ ہو گیا۔ اگلا سوال میاں خرم جہانگیر وٹو کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر9033 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے میاں خرم جہانگیر وٹو کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال کول پاور پلانٹ کی لاگت سے متعلقہ تفصیلات

*9033: میاں خرم جہانگیر وٹو: کیا وزیر انرجی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال کول پاور پلانٹ پر کتنی لاگت آئے گی؟

(ب) اس کی لاگت کو کتنی دفعہ revise کیا گیا ہے؟

(ج) اس پاور پلانٹ کا فی یونٹ ریٹ کیا ہو گا؟

(د) یہ پاور پلانٹ کب تک چالو ہو جائے گا؟

وزیر توانائی، کانکنی / معدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) 2x660MW ساہیوال کول پاور پلانٹ کا منصوبہ ایک پرائیویٹ چائینز کمپنی نے اپنے وسائل سے مکمل کیا ہے جس میں حکومت پنجاب نے کوئی خرچہ نہیں کیا ہے۔ ساہیوال کول پاور پلانٹ کی لاگت US$1.8Billion (تقریباً180۔ارب روپے) ہے۔

(ب) اسے ایک چائنا کی کمپنی Huaneng Shandong Ruyi نے اپنی سرمایہ کاری سے بنایا ہے منصوبہ IPP طریق کار میں لگایا گیا ہے جس میں حکومت پنجاب نے نہ کوئی بنیادی خرچہ کیا ہے اور نہ ہی اسے revise کیا گیا ہے

(ج) اس پلانٹ کا ریفرنس ریٹ نیپرا نے 8.3/Cents Per Unit مختص کیا ہے۔

(د) یہ منصوبہ جون2017 میں مکمل کیا جا چکا ہے اور اس وقت 2x660MW پیداواری صلاحیت کے ساتھ بجلی نیشنل گرڈ میں مہیا کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز(ب) میں جواب دیا گیا ہے ایک چائنا کی کمپنی Huaneng Shandong Ruyi نے اپنی سرمایہ کاری سے بنایا ہے منصوبہ IPP طریق کار میں لگایا گیا ہے جس میں حکومت پنجاب نے نہ کوئی بنیادی خرچہ کیا ہے اور نہ ہی اسے revise کیا گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میاں خرم جہانگیر وٹو کے سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ بڑا تاریخی سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ آپ تشریف رکھیں کیونکہ پارلیمانی سیکرٹری! موجود نہیں ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! منسٹر صاحب موجود ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب بیٹھے ہیں تو پھر سن لیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اجازت ہے؟

جناب سپیکر: نہیں، اب تو میں نے اس سوال کو pending کر دیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اجازت دے دیں کیونکہ میں نے تو بڑی مختصر سی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ مہربانی۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! شاید میرا یہ سوال نہیں تھا تو kindly ڈاکٹر نوشین حامد کا سوال take up کر لیں کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ میرا یہ سوال نہیں تھا اور جب میرا original question آئے گا تو میں اس وقت کروں گا۔ چونکہ یہ میرا سوال نہیں اور اس میں تھوڑا فرق تھا شاید اس کی translation میں change ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔ اپنا سوال نمبر بولئے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 9342 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈسٹرکٹ انفورسمنٹ آف Inheritance Rights Committees

کی تشکیل اور ممبران سے متعلقہ تفصیلات

*9342:ڈاکٹر نوشین حامد: کیاوزیر ترقی خواتین از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ انفورسمنٹ آف inheritance Rights Committees جو خواتین کے وراثتی حقوق کے تحفظ کے لئے بنائی گئی ہیں کتنے اضلاع میں تشکیل دے دی گئی ہیں۔

(ب) یہ کمیٹی کتنے ممبران پر مشتمل ہے؟

(ج) صوبہ میں سال2016میں کتنی خواتین اس سے مستفید ہوئی ہیں۔

وزیر ترقی خواتین (محترمہ حمیدہ وحیدالدین):

(الف) ڈسٹرکٹ انفورسمنٹ آفinheritance Rights Committeesجو خواتین کے وراثتی حقوق کے تحفظ کے لئے بنائی ہیں پنجاب کے تمام اضلاع میں تشکیل دے دی گئی ہیں۔

(ب) یہ کمیٹی بورڈ آف ریونیو کے جاری کردہ تحریری نوٹس 777/2012-No.2052 مورخہ 2012-09-03کے تحت پانچ ممبران پر مشتمل ہے۔

(ج) صوبہ میں سال2016میں جو خواتین مستفید ہوئیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

ڈویژن	اضلاع	تعداد
1۔بہاولپور	1۔بہاولنگر	کوئی نہیں
	2۔بہاولپور	1197
	3۔رحیم یارخان	3780
2۔ڈیرہ غازی خان	1۔ڈیرہ غازی خان	2622
	2۔لیہ	کوئی نہیں
	3۔مظفر گڑھ	2876
	4۔راجن پور	592
3۔فیصل آباد	1۔چنیوٹ	کوئی نہیں
	2۔فیصل آباد	12
	3۔جھنگ	61
	4۔ٹوبہ ٹیک سنگھ	کوئی نہیں
4۔گوجرانوالہ	1۔گوجرانوالہ	32
	2۔گجرات	765

	3-حافظ آباد	کوئی نہیں
	4-منڈی بہاؤالدین	292
	5-نارووال	کوئی نہیں
	6-سیالکوٹ	3670
5-لاہور	1-قصور	15
	2-لاہور	ضلع لاہور میں سال 2016 میں 932 ایسے وراثتی انتقالات کئے گئے ہیں جن سے 2796 خواتین مستفید ہوئی ہیں تا ہم اس عرصہ میں ڈسٹرکٹ انفورسمنٹ کمیٹی لاہور کے روبرو کوئی درخواست پیش نہ ہوئی۔
	3-ننکانہ صاحب	کوئی نہیں
	4-شیخوپورہ	کوئی نہیں
6-ملتان	1-خانیوال	288
	2-لودھراں	39
	3-ملتان	1372
	4-وہاڑی	کوئی نہیں
7-راولپنڈی	1-اٹک	140
	2-چکوال	کوئی نہیں
	3-جہلم	2869
	4-راولپنڈی	157
8-ساہیوال	1-اوکاڑہ	کوئی نہیں
	2-پاکپتن	کوئی نہیں
	3-ساہیوال	کوئی نہیں
9-سرگودھا	1-بھکر	559
	2-خوشاب	کوئی نہیں
	3-میانوالی	کوئی نہیں
	4-سرگودھا	3

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس میں جو Enforcement of Inheritance Rights Committees خواتین کے لئے بنائی گئی تھی اس کے بارے میں سوال کیا تھا اور مجھے یہ جواب ملا ہے کہ یہ کمیٹی ہر ضلع میں پانچ ممبران پر مشتمل ہے۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ جو پانچ ممبران ہیں مجھے ان کی detail بتا دیں کہ وہ کون ہیں اور یہ کمیٹی کس معیار پر بنی ہے کیا اس کے اندر law سے related کوئی لوگ ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ! اس میں کئی شہر ایسے ہیں جو نہیں ہیں۔ اس میں چنیوٹ بھی نہیں ہے، بہاولنگر بھی نہیں ہے، ٹوبہ ٹیک سنگھ بھی نہیں ہے، حافظ آباد بھی نہیں ہے، نارووال بھی نہیں ہے، ننکانہ صاحب بھی نہیں اور شیخوپورہ بھی نہیں ہے۔ جی، آپ بتائیں!

وزیر ترقی خواتین (محترمہ حمیدہ وحیدالدین): جناب سپیکر! 2012 میں The Punjab Land Revenue Act میں ترمیم کی گئی تھی۔ وراثتی انتقال سے پہلے پراپرٹی کے حوالے سے بہنوں اور بیٹیوں سے بیان لے لیا جاتا تھا۔ یہ ترمیم کرنے کے بعد پانچ رکنی کمیٹی بنی ہے جس میں ڈسٹرکٹ کلکٹر، ڈسٹرکٹ اٹارنی، ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر اور متعلقہ اسسٹنٹ کمشنر شامل ہیں۔ یہ کمیٹی باقاعدہ ایکٹ میں شامل ہے اور ایکٹ کے تحت بنائی گئی ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ کمیٹی چونکہ خواتین کے حقوق کے لئے بنائی گئی ہے تو اس کے اندر کیا خواتین کی شمولیت ضروری نہیں تھی؟

جناب سپیکر: اس میں gender کی کوئی تمیز نہیں ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! ابھی آپ نے بھی point out کیا ہے کہ بہت سے اضلاع ایسے ہیں جہاں کوئی کیس بھی take up نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر: وہ علیحدہ بات ہے اور یہ خوش آئند بات ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ساہیوال بھی نہیں ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس کے بارے میں بتا دیں کہ ان اضلاع میں یہ کمیٹی کیوں نہیں بنائی گئی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر ترقی خواتین (محترمہ حمیدہ وحیدالدین): جناب سپیکر! جو District Enforcement of Inheritance Rights Committees بنائی گئی ہیں یہ شکایات کے لئے بنائی گئی ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کسی خاتون کو شکایت ہے کہ میرا نام وراثت میں شامل نہیں کیا گیا یا تقسیم میں میرا نام نہیں ہے تو ان کی شکایت اس کمیٹی میں وصول کی جاتی ہے۔ ہم نے مختلف ڈسٹرکٹ لیول پر جو ریکارڈ لیا ہے یہ شکایات کی تعداد ہے کچھ ڈسٹرکٹ ایسے ہیں جہاں شکایات ہی وصول نہیں ہوئیں۔ یہ دو دفعہ verify کیا گیا ہے، ایک دفعہ ڈی سی صاحبان کی طرف سے جواب آیا تھا اور ہم نے اس کو دوبارہ بھیج کر verify کرنے کے بعد آپ کو لسٹ فراہم کی ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا آخری سوال یہ ہے کہ پلیز اس کو ensure کر لیں کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اتنے سارے اضلاع میں کوئی شکایت نہیں آئی۔ کیا ایسا تو نہیں ہے کہ وہاں کی کمیٹیاں فعال نہیں ہیں یا وہ ٹھیک سے کام نہیں کر رہی ہیں؟

جناب سپیکر: ان کے کیسز کہیں نہ کہیں چلتے ہوں گے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ اضلاع کی بہت بڑی تعداد ہے جہاں پر کوئی شکایت نہیں آئی۔ اس لئے یہ اس کو ensure کر لیں کیونکہ میں سمجھتی ہوں کہ وہاں پر کمیٹیاں پوری طرح فعال نہیں ہیں اس وجہ سے وہاں پر complaints نہیں آ رہی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اس کو چیک کرتے ہیں۔ منسٹر صاحبہ! اس کو چیک کیا جائے۔

وزیر ترقی خواتین (محترمہ حمیدہ وحیدالدین): جناب سپیکر! ہم اس کو چیک کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد عارف عباسی کا ہے۔ جی، عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 9268 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

قائد اعظم سولر پاور پارک پر خرچ کی گئی رقم سے متعلقہ تفصیلات

*9268: جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر انرجی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) قائد اعظم سولر پاور پارک پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی ہے تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حکومت قائد اعظم سولر پاور پارک کو چائنا کی کسی کمپنی کو دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کن شرائط پر تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) اس وقت قائد اعظم سولر پارک کی کل کتنی پیداوار ہے اور یہ کتنی پیداوار کے لئے بنایا گیا تھا؟

وزیر توانائی، کانکنی / معدنیات (جناب شیر علی خان):

(الف) قائد اعظم سولر پاور پارک میں پانی سپلائی، بجلی سپلائی، سکیورٹی تنصیبات، روڈ تک رسائی اور پارک کے اندر سڑکیں بنانے کے لئے حکومت پنجاب ابھی تک 1.6۔ ارب روپے پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی (PIEDMC) کے ذریعے خرچ کر چکی ہے۔ پارک کی مزید وسعت کے لئے درکار رقم کے لئے Engineering Consultancy Services Punjab(ECSP) کے ذریعے Cost Estimation کی جا رہی ہے جس کے بعد پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ (P&D) کو فنڈز کی فراہمی کے لئے لکھا جائے گا۔

(ب) قائد اعظم سولر پاور پارک میں کل 1000MW کی گنجائش ہے جس میں سے 100MW حکومت پنجاب نے خود لگایا ہے جبکہ 300MW چائنا کی ایک کمپنی نے CPEC کے تحت IPP Mode میں لگایا ہے۔ اس کے علاوہ 100MW کا ایک اور منصوبہ بھی IPP Mode میں زیر تکمیل ہے۔ یہ تمام کمپنیاں یہ منصوبہ جات IPP طرز پر لگا رہی ہیں۔ حکومت پنجاب نے IPP منصوبے لگانے والی کمپنیوں کو زمین پنجاب بورڈ آف ریوینو سے منظور شدہ (Statement of Conditions) کے تحت لیز پر دی ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) قائد اعظم سولر پاور پارک 1000MW کے لئے بنایا گیا تھا اس وقت تک 400MW لگ چکا ہے۔ جس کی بجلی اس وقت گرڈ میں شامل ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے اس سوال میں پوچھا تھا کہ قائداعظم سولر پاور پارک پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟ اس کا جواب یہ آیا کہ قائداعظم سولر پاور پارک میں پانی سپلائی، بجلی سپلائی، سکیورٹی تنصیبات، روڈ تک رسائی اور پارک کے اندر سڑکیں بنانے کے لئے حکومت پنجاب ابھی تک 1.6۔ ارب روپے پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی (PIEDMC) کے ذریعے خرچ کر چکی ہے۔ پارک کی مزید وسعت کے لئے درکار رقم کے لئے Engineering Consultancy Services Punjab(ECSP) کے ذریعے estimation cost کی جا رہی ہے جس کے بعد پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو فنڈز کی فراہمی کے لئے لکھا جائے گا۔ میرا سوال یہ تھا کہ آپ نے اس پر جو equipment لگایا ہے اس کے لئے کیا کوئی پیسا خرچ نہیں کیا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر توانائی، کانکنی / معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ سوال قائداعظم سولر پارک کے متعلق ہے سولر کمپنی کے متعلق نہیں ہے۔ Mr. Abbasi should be asked the question regarding Quaid-e-Azam Solar Company so تو ہم اس کی تفصیلات دے دیتے انہوں نے سولر پارک کا پوچھا ہے تو سولر پارک سے متعلق تفصیلات ہم نے دے دی ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جب کسی چیز کے بارے میں سوال پوچھا جاتا ہے تو اس میں سب چیزیں آجاتی ہیں۔ میں نے اس کی ساری cost پوچھی تھی everything including equipment and

وزیر توانائی، کانکنی / معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! انہوں نے پاور پلانٹ کے متعلق پوچھا تھا وہ بتادیا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، اگر انہوں نے نہیں پوچھا تو پھر آپ ہی بتادیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ ضمنی میں بتادیں۔

وزیر توانائی، کانکنی / معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ویسے میں بتادیتا ہوں لیکن میں تھوڑا سا clarify کرنا چاہتا ہوں کیونکہ دونوں کا نام قائداعظم سولر ہے تو وہ سمجھا جاتا ہے کہ شاید سولر

پارک اور سولر کمپنی ایک ہی چیز ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ قائداعظم سولر پارک create کیا گیا ہے One hundred thousand megawatt solar electricity اور وہاں پر اتنی capacity ہے۔ پہلا megawatt جو تھا وہ پنجاب حکومت نے اپنی equity سے وہاں پر لگایا اور قائداعظم سولر کمپنی نے پلانٹ install کیا اور مزید تین سو میگاواٹ چائنیز کمپنی نے اپنی equity کے ساتھ setup کیا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! مجھے یہ بتایا جائے۔۔

وزیر توانائی، کانکنی / معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ابھی میں بات کر رہا ہوں اگر یہ بات سننے کا حوصلہ رکھیں گے تو ان کو ساری باتوں کا جواب مل جائے گا۔ میں پہلے یہ clear کر دوں کہ یہ سوال نہیں پوچھا گیا بلکہ سوال قائداعظم سولر پارک کے متعلق پوچھا گیا تھا۔ میں پاور پارک کی بات کر رہا ہوں، پارک دوسرا ہے اور کمپنی دوسری ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پارک اور کمپنی میں کیا فرق ہے؟

وزیر توانائی، کانکنی / معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! پارک وہ ہے جس کے اندر پاور پراجیکٹس لگیں گے۔ جہاں ایک انڈسٹریل پارک لگتا ہے وہاں پر کوئی لکھا ہوا ہے کہ وہاں پر کونسی انڈسٹری لگنی ہے؟ انڈسٹریل پارک جو equipment بناتی ہے اس کی cost کا بتانا ضروری نہیں ہوتا۔ فیصل آباد کا انڈسٹریل اسٹیٹ میں کہاں لکھا ہوا ہے کہ جو بھی انڈسٹری لگی ہے اس کی cost اتنی ہوگی؟ یہاں پر سوال یہ ہے کہ قائداعظم سولر پارک کے اندر کتنا خرچ ہوا؟ اس کا جواب گورنمنٹ نے دے دیا ہے۔ اب میں قائداعظم سولر کمپنی کا بھی میں بتا دیتا ہوں کہ وہ 1031 ملین US ڈالر کی لاگت سے 100 میگاواٹ کا پلانٹ لگایا گیا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اسی سوال کے جز (ب) میں چلے جائیں۔ میں نے پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ حکومت قائداعظم سولر پاور پارک کو چائنا کی کمپنی کو دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کن شرائط پر تفصیلات سے آگاہ کریں؟ اگر اس جز (ب) کا جواب پڑھیں تو میرے سوال کا اس میں کوئی جواب نہیں ہے۔ یہ ابھی کہہ رہے تھے کہ قائداعظم سولر پاور پارک میں کل 1000 میگاواٹ کی گنجائش ہے جس میں 100 میگاواٹ حکومت پنجاب نے خود لگایا ہے جبکہ 300 میگاواٹ چائنا کی کمپنی نے سی پیک

کے تحت IPP Mode میں لگایا ہے۔ اس کے علاوہ 100 میگا واٹ کا ایک اور منصوبہ بھی IPP Mode میں زیر تکمیل ہے۔ یہ تمام کمپنیاں یہ منصوبہ جات طرز پر لگا رہی ہیں۔ حکومت پنجاب نے IPP منصوبے لگانے والی کمپنیوں کو زمین پنجاب بورڈ آف ریونیو سے منظور شدہ Statement of Conditions کے تحت لیز پر دی ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ انہوں نے پراجیکٹ کا بتا دیا لیکن میرا جو اصل سوال یہ تھا کہ کیا یہ چائنا کو دینے کا ارادہ رکھتے ہیں، اگر رکھتے ہیں تو کن شرائط پر؟ اس کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ہم سب کو پتا ہے کہ نندی پور پراجیکٹس اور قائداعظم سولر پاور پارک میں اتنے بڑے اربوں روپے کے گھپلے ہوئے ہیں۔ ہمارے پنجاب کے شہریوں کو پتا ہے کہ ان دو پراجیکٹ میں کیا کچھ ہے اور انشاء اللہ کیا کچھ نکلے گا۔ میرے بھائی نے جو پہلی بات کی وہ بھی گول مول تھی لیکن یہ جو دوسری بات ہے، میرا سوال یہ تھا کہ اگر آپ چائنا کی کمپنی کو دے رہے ہیں تو کن شرائط پر دے رہے ہیں یہ ہاں یا ناں میں جواب دے دیں۔ اگر نہیں دے رہے تو well and good اور اگر دے رہے ہیں تو مجھے شرائط بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی، انہوں نے جو بتایا ہو گا وہ ٹھیک بتایا ہو گا۔ جی، منسٹر موصوف!

وزیر توانائی، کانکنی / معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! I take strong exception to جو انہوں نے کرپشن کے متعلق بات کی ہے، قائداعظم سولر پارک کے اوپر کسی قسم کی کوئی اس طرح کی انوسٹی گیشن نہیں ہے جو یہ بیان فرما رہے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ایسی frivolous قسم کی allegations لگانا اور اس ایوان میں کھڑے ہو کر اس طرح کی بات کرنا مناسب نہیں ہے۔ اگر ان کے پاس کوئی ثبوت ہے تو وہ لے کر آئیں۔۔۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!۔۔۔

وزیر توانائی، کانکنی / معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میری بات مکمل ہونے دیں، یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ بات کریں۔

وزیر توانائی، کانکنی / معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر!
MINISTER FOR ENERGY/MINES AND MINERALS (Mr Sher Ali Khan): Mr Speaker! I have the right to answer whatever he has said and I take strong exception to whatever he has said.

یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ آپ ثبوت لائیں، آپ اس چیز کو prove کریں، ہم ہر چیز کا جواب دینے کے لئے بالکل یہاں کھڑے ہیں اور انشاءاللہ اس کو پورا defend کریں گے جہاں پر بھی ہمیں defend کرنا پڑا۔ جہاں تک ان کے سوال کا تعلق ہے تو انہوں نے یہ پوچھا ہے کہ قائداعظم سولر پاور پارک چائنا کی کسی کمپنی کو دینے کا ارادہ ہے؟ اگر ان کے اس سے مراد ہے کہ ہم نے پورا پارک کسی کو دینا ہے، یہاں پر جو بھی کمپنی پاور پراجیکٹ لگانا چاہتی ہے تو ہم نے اس کا مروجہ طریق کار اس کے ساتھ لگا دیا ہے، وہ اس کے تحت apply کرے گی، four hundred megawatts کا وہاں پر کام کر ہو رہا ہے وہ نیشنل گرڈ کو بجلی دے رہے ہیں۔ مزید ہمارا ترکش کمپنی سے 200 میگاواٹ کا sign MOU ہوا ہے اور وہاں پر مزید بھی 400 میگاواٹ کی capacity موجود ہے اور مزید کمپنیز چاہے وہ چائنا یا چاہے وہ کسی اور ملک کی ہوں وہ پاور پراجیکٹ لگا سکتی ہیں اس میں قدغن نہیں ہے کہ وہ چائنا کی کمپنی ہی ہو۔ اس پارک کا آپریشن گورنمنٹ کے پاس ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اس کی terms and conditions کیا ہیں؟ جو یہ دے رہے ہیں یا دے چکے ہیں یہ ابھی تک clear نہیں ہوا۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر 400 میگاواٹ production ہو رہی ہے اور اس میں کوئی چائنا کی کمپنی 100 میگاواٹ کا پراجیکٹ لگا رہی ہے لیکن میں نے صرف simple پوچھا ہے کہ جو کچھ وہاں پر اس ٹائم لگ چکا ہے وہ حکومت پنجاب کے کنٹرول میں ہے یا وہ کوئی اور کمپنی چلا رہی ہے اس کا مجھے جواب چاہئے؟ اگر اس میں کوئی اور کمپنی involve ہے تو اس کی terms and conditions کیا ہیں؟ یہ میں نے پوچھا ہے۔

وزیر توانائی، کانکنی / معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! جناب سپیکر! اگر یہ اپنے سوال کو زیادہ clarify کر دیں کہ کیا یہ پاور کمپنیز کے متعلق پوچھ رہے ہیں یا پاور پارک کے متعلق پوچھ رہے

ہیں؟ یہ still confused ہیں، اگر یہ مجھ سے پاور پارک کی منیجمنٹ کے متعلق پوچھنا چاہتے ہیں کہ وہاں پر جو کمپنیاں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ ایسے کریں ناں، سمجھ آپ کو بھی آگئی ہے کہ وہ کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔ آپ بھی اس کو اس طرح سے نہ الجھائیں۔ آپ وہ کہیں جو اصل طریقہ ہے۔

وزیر توانائی، کانکنی / معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میرے کول ان پڑھی دا علاج کوئی نئیں، میں گزارش کردے داں۔ یہ بڑا simple ہے جو پاور پارک کی منیجمنٹ ہے وہ گورنمنٹ پنجاب کے پاس ہے جو کمپنیز ہیں وہ IPP موڈ میں لگی ہیں جس طرح باقی انرجی کمپنیز پاور جنریٹ کرتی ہیں اسی طرح یہ بھی independent power producers ہیں۔ انرجی کی پالیسی کے تحت یہ پاور پراجیکٹ لگتے ہیں اور across Pakistan لگ رہے ہیں۔ ادھر اس کے لئے کوئی علیحدہ معیار نہیں بنا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں وہی terms and conditions پوچھنا چاہتا ہوں کہ چائنا کے ساتھ کیا کوئی ہمارا خونی رشتہ ہے کہ ہر چیز چائنا کے پاس ہے، پہلی چیز چلیں اس کو رہنے دیں۔ میں یہی پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو چائنیز وہاں کام کر رہے ہیں اور production کے لئے یونٹس لگا رہے ہیں اس حوالے سے پوچھنا ہمارا حق ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، Question hour is over now.

وزیر صنعت و تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

محکمہ ٹیوٹا کے افسران کے بیرون ممالک کے دوروں کی تفصیل

*9243: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) TEVTA کے کتنے افسران یکم جنوری 2016 سے آج تک سی پیک کے تحت چائنا یا دیگر کن کن ممالک کے دورے پر گئے، ان کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تجربہ بتائیں؟

(ب) ان افسران کو بیرونی visit پر بھجوانے کا میرٹ یا طریق کار یا معیار بیان فرمائیں؟

(ج) ان افسران کے بیرون ممالک visit پر کتنی رقم حکومت نے اور کتنی NGO نے ادا کی، ان NGO کے نام اور پتا جات فراہم کریں؟

(د) ان افسران میں کتنے مستقل TEVTA کے ملازم ہیں اور کتنے کنٹریکٹ یا Deputation پر ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) ٹیوٹا میں فی الوقت سی پیک کے تحت کسی افسر نے بیرون ملک سفر نہیں کیا ہے۔

(ب) -ایضاً-

(ج) -ایضاً-

(د) -ایضاً-

فیصل آباد انڈسٹریل اسٹیٹ میں الاٹ کردہ پلاٹوں سے متعلقہ تفصیلات

*9249: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں کتنی انڈسٹریل اسٹیٹ کب بنائی گئی ان کے نام اور رقبہ مع پلاٹ کی تفصیل بتائیں؟

(ب) انڈسٹریل اسٹیٹ نزد موٹروے فیصل آباد کب بنائی گئی تھی اس پر کتنا خرچہ ہوا ہے نیز کتنی رقم سے اس کے لئے زمین خریدی گئی تھی؟

(ج) اس انڈسٹریل اسٹیٹ میں کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنائے گئے ہیں؟

(د) کتنے پلاٹ کب، کن افراد کو کس انڈسٹری، لگانے کے لئے الاٹ کئے گئے؟

(ہ) اس انڈسٹریل اسٹیٹ میں کون کون سی سہولیات فراہم کرنے کا پروگرام تھا کون سی سہولیات اب تک فراہم کی گئی ہیں اور ان پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے؟

(و) کیا اس انڈسٹریل اسٹیٹ میں گیس، بجلی، پانی واٹر فلٹریشن پلانٹ اور سیوریج سسٹم کی سہولیات مہیا کر دی گئی ہیں؟

(ز) کیا یہ درست ہے کہ آج تک اس انڈسٹریل اسٹیٹ میں صرف دو یا تین فیکٹریاں لگی ہیں باقی پلاٹ خالی پڑے ہیں؟

(ح) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس انڈسٹریل اسٹیٹ کی بجائے غیر قانونی طور پر فیصل آباد شہر کے اندر انڈسٹری لگائی جا رہی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) فیصل آباد انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی کے تحت دو انڈسٹریل اسٹیٹس بنائی گئی ہیں۔

1. ویلیو ایڈیشن سٹی: جو کہ 215 ایکڑ پر محیط ہے یہ انڈسٹریل سٹی 2005 میں بنائی گئی۔ اس میں 0.5 ایکڑ، ایک ایکڑ اور دو ایکڑ کے انڈسٹریل پلاٹس بنائے گئے ہیں۔
2. ایم تھری انڈسٹریل سٹی: اس کا کل رقبہ 4415 ایکڑ ہے۔ یہ 2007 میں بنائی گئی اور اس میں بڑے سائز کے پلاٹس بنائے گئے ہیں جو 1 ایکڑ سے 25 ایکڑ پر محیط ہیں۔

(ب) ایم تھری انڈسٹریل سٹی2007میں موٹروے کے نزدیک بنائی گئی ۔ اس پر کل خرچہ 6,984,137,567روپے ہوا جس میں زمین کی قیمت1,867,157,997روپے اور ڈویلپمنٹ پر5,116,979,570روپے خرچ ہوئے ہیں۔

(ج) ایم تھری میں ایک ایکڑ سے25تک کے مختلف انڈسٹریل پلاٹس بنائے گئے ہیں جو کہ انڈسٹریل یونٹ کی ضرورت کے مطابق آفر کئے جاتے ہیں۔

(د) اب تک 405پلاٹ مختلف کمپنیز کو الاٹ کئے جا چکے ہیں جو ہر طرح کی انڈسٹریز پر مشتمل ہیں۔ ان میں ٹیکسٹائل انڈسٹری ، کیمیکل انڈسٹری، انجینئرنگ انڈسٹری ، فارما سیوٹیکل انڈسٹری، کنسٹرکشن انڈسٹری اور فوڈ پروسیسنگ انڈسٹری وغیرہ شامل ہیں۔

(ہ) گیس، بجلی، پانی واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ اور سیوریج سسٹم کی سہولیات فراہم کرنے کا پروگرام تھا جو فراہم کر دیئے گئے ہیں۔ اس پر5,116,979,570روپے خرچ ہوئے ہیں۔ تاہم نئے گیس کنکشن پر وفاقی حکومت نے پابندی عائد کی ہوئی ہے۔

(و) سب سہولیات کی تفصیل(Annex-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) یہ درست نہیں ہے اب تک 21پلاٹوں پر فیکٹریاں پروڈکشن میں ہیں۔ مزید144پلاٹوں پر کنسٹرکشن ہو رہی ہے جبکہ 45پلاٹوں پر کنسٹرکشن شروع کرنے کے لئے فیکٹری نقشے بنائے جا رہے ہیں۔

(ح) N/A

ساہیوال: ترقی خواتین کے دفاتر، ملازمین کی تعداد اور بجٹ کی تفصیل

*9685: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: کیا وزیر ترقی خواتین از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ ترقی خواتین کا سال2017-18کا بجٹ مد وار کتنا ہے؟

(ب) اس کے دفاتر کس کس اضلاع میں ہیں ساہیوال ڈسٹرکٹ میں اس کا دفتر کہاں پر ہے؟

(ج) اس محکمہ کے کل ملازمین کی تعداد عہدہ اور گریڈ وار کتنی ہے؟

(د) اس محکمہ نے صوبہ میں سال2017-18 کے دوران ترقی خواتین اور خواتین کی آگاہی کے لئے کتنے سیمینار اور کانفرنس کا انعقاد کہاں کہاں کیا۔ ان پر کتنے اخراجات آئے؟

(ہ) ان سیمینار اور کانفرنس میں کتنے ماہر اورskilled پرسن کی خدمات کتنے معاوضہ پر حاصل کی گئیں؟

(و) اس محکمہ کی کارکردگی سال2017-18 کی بیان کریں؟

وزیر ترقی خواتین (محترمہ حمیدہ وحید الدین):

(الف) محکمہ ترقی خواتین کا سال2017-18 کا غیر ترقیاتی بجٹ 218.646ملین ہے جبکہ ترقیاتی بجٹ340 ملین ہے۔ مدوار تفصیل ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ اور ڈائریکٹوریٹ آف وویمن ڈویلپمنٹ کے دفاتر لاہور میں ہیں جبکہ اس کے تحت مختلف اضلاع میں16 ہاسٹلز برائے ورکنگ وومن کام کر رہے ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ساہیوال میں محکمہ کا دفتر نہیں ہے لیکن ایک ورکنگ وویمن ہاسٹل ہے۔ جس کا پتا "نور شاہ روڈ طارق بن زیاد کالونی، نزد گورنمنٹ کالج برائے خواتین، ساہیوال" ہے۔

(ج) اس محکمہ کے کل ملازمین کی تعداد254 ہے۔ تفصیل ضمیمہ (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گریڈ1 تا16 کل ملازمین کی تعداد214 ہیں جبکہ 69 اسامیاں خالی ہیں۔

گریڈ17 تا21 کل ملازمین کی تعداد40 ہیں جبکہ 11 اسامیاں خالی ہیں۔

(د) محکمہ نے سال2017-18 کے دوران ترقی خواتین کی آگاہی کے لئے10 سیمینار اور کانفرنس کا انعقاد کیا اور ان پر482528 روپے اخراجات آئے۔ تفصیل ضمیمہ (د)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) محکمہ کے انعقاد کردہ سیمینار اور کانفرنس میں10 ماہرین اور skilled پرسنز کی خدمات 15000 روپے فی سیمینار معاوضہ پر حاصل کی گئی۔

(و) حکومت پنجاب کے اقدامات کے تحت وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی 2017-18 کی درج ذیل ہے:

- 2017-18 میں Punjab Women Development Policy تیار کی گئی۔ جو کہ کابینہ کی منظوری کے بعد خواتین کے عالمی دن 8مارچ 2018 کو باقاعدہ Launch کر دی گئی ہے۔
- پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کے ذریعے 891 خواتین کو ICT Training دی گئی۔
- سال 2017-18 میں اب تک 512 خواتین کونسلرز کو 2روزہ ٹریننگ دی جا چکی ہے۔ جس میں انہیں خواتین سے متعلق اٹھائے گئے اقدامات 2012-17 سے متعلق آگاہی دی گئی ہے۔
- پنجاب کے تین اضلاع اٹک، لیہ اور نارووال میں خواتین کے ہاسٹل تعمیر کرنے کے لئے ڈپٹی کمشنر صاحبان سے اراضی مختص کروائی گئی ہے جس پر Feasibility کے بعد ہاسٹل کی عمارت تعمیر کی جائے گی۔

- Association for Gender Awareness and Human Empowerment (AGAHE) کے تعاون سے (MHM) تشکیل دے دیا گیا ہے۔ جس کے تحت سکول ایجوکیشن اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ مل کر مختلف سطحوں پر خواتین کو صحت کے اصولوں کے متعلق آگاہی دی جا رہی ہے۔
- سال 2017 میں محکمہ نے CEDAW کی رپورٹ وفاقی حکومت کو ارسال کی جس میں خواتین کے لئے اٹھائے گئے مختلف اقدامات کے بارے میں بتایا گیا۔
- لاہور، فیصل آباد اور ملتان میں 690 ڈومیسٹک ورکرز کو ٹریننگ دی جا چکی ہے اور 960 کی تربیت زیرِ تکمیل ہے۔
- عورتوں کے تشدد کے خلاف 16روزہ مہم 25-نومبر تا 10-دسمبر 2017 کو بھرپور طریقے سے چلایا گیا۔ مہم میں سیمینارز کے ذریعے خواتین کو انکے حقوق کے بارے میں آگاہی دی گئی اور پنجاب اسمبلی کو نارنجی رنگ کی روشنیوں سے سجایا گیا جس کو UN Women اور دوسرے ملکی اور غیر ملکی اداروں نے سراہا۔

- ❖ ڈائریکٹوریٹ آف وومن ڈویلپمنٹ پنجاب سرکاری اور پرائیویٹ اداروں میں ڈے کیئر سنٹرز بنانے کے لئے مالی امداد فراہم کرتا ہے۔ بلڈنگ کی فراہمی متعلقہ ادارے کی ذمہ داری ہے جبکہ ڈائریکٹوریٹ آلات کی خریداری اور عملے کی تنخواہوں کے لئے امداد فراہم کرتا ہے۔ ان سنٹرز کے قیام کا مقصد ملازمت پیشہ والدین کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ ڈائریکٹوریٹ آف وومن ڈویلپمنٹ پنجاب اب تک 102 ڈے کیئر سنٹرز منظور کر چکا ہے۔
- ❖ محکمہ ترقی خواتین نے ملازم پیشہ خواتین کو محفوظ اور سستی رہائش فراہم کرنے کے لئے پنجاب کے مختلف اضلاع میں 16 ہاسٹل قائم کئے گئے ہیں جس سے پنجاب کی خواتین مستفید ہو رہی ہیں۔
- ❖ بنیادی طور پر محکمہ ترقی خواتین ، حکومتِ پنجاب کے Women Empowerment Initiatives 2012, 2014, 2016 & 2017 کے عملدرآمد کے لئے دن رات محنت کرتا ہے۔ ان پر عملدرآمد کے لئے محکمہ میں وزیر اور سیکرٹری کی سطح کی ماہانہ میٹنگ ہوتی ہیں لہٰذا محکمہ ہذا کی کاوشوں سے اب تک کی کارگردگی کی تفصیل ضمیمہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: سندر انڈسٹریل اسٹیٹ کے رقبے اور پلاٹوں کی تفصیل

*9631: میاں طارق محمود: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سندر انڈسٹریل اسٹیٹ لاہور کتنے رقبے پر مشتمل ہے؟

(ب) اس میں کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنائے گئے تھے؟

(ج) کن کن فرموں / افراد کو پلاٹ کس کس مقصد کے لئے الاٹ کئے گئے اور ان سے فی کنال کتنی رقم لی گئی ہے جن فرموں / افراد سے ابھی پلاٹ کی رقم لینی بقایا ہے ان کی تفصیل دی جائے؟

(د) کتنے پلاٹ ابھی تک الاٹ نہیں کئے گئے، ان کے نمبر اور پلاٹ کے سائز کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) یہ انڈسٹریل اسٹیٹ حکومت کے انتظام و انصرام میں ہے یا اس کی اپنی انتظامیہ ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (شیخ علاؤالدین):

(الف) سندر انڈسٹریل اسٹیٹ 1802 ایکڑ رقبہ پر محیط ہے۔

(ب) سندر انڈسٹریل اسٹیٹ رائیونڈ روڈ لاہور میں 730 پلاٹ ہیں جن کے سائز کی تفصیلات (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) پلاٹ الاٹمنٹ کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) 13 پلاٹس کی الاٹمنٹ نہیں کی گئی جن کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) یہ انڈسٹریل اسٹیٹ پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹس ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی کے زیر انتظام ہے جو کہ حکومت پنجاب کی کمپنی ہے اور اس کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کا تعین حکومت پنجاب کرتی ہے۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: جی، جناب بلال اکبر بھٹی مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف اور اشتمال کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) لینڈ ریونیو پنجاب 2018 اور
مسودہ قانون (ترمیم) رجسٹریشن پنجاب 2018 کے بارے میں
مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف اور اشتمال کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب بلال اکبر بھٹی: جناب سپیکر! میں

1. The Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2018 (Bill No.11 of 2018) and

2. The Registration Punjab (Amendment) Bill 2018 (Bill No.12 of 2018)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف اور اشتمال کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔

جناب بلال اکبر بھٹی: جناب سپیکر! شکریہ۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: جی، پہلے توجہ دلاؤ نوٹس لے لیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ایک اہم بات ہے کہ پنجاب کے سارے کیمسٹ نے ہڑتال کی ہوئی ہے، یہ بہت اہم مسئلہ ہے اور انسانوں کے لئے دوائیاں نہیں مل رہیں اور اس پر حکومت بالکل سنجیدہ نہیں ہے، اس کو ضد اور انا کا مسئلہ نہ بنائے۔ حکومت کو چاہئے کہ اس مسئلے کو سنجیدگی سے لے۔ اس وقت لوگوں کو دوائیوں کا بہت زیادہ problem ہے۔ اس پر اگر آپ کسی کو کہیں، اس پر حکومت کیا ایکشن لے رہی ہے؟ اگر یہ اس طرح سے چپ کر کے بیٹھے رہے اور لوگوں کو دوائیاں نہ ملیں تو اندیشہ ہے کہ انسانی جانیں ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبان! سن رہے ہیں، منسٹر صاحبان! ان کی بات سن رہے ہیں یا نہیں؟

وزیر توانائی، کانکنی / معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! نہیں، پھر دہرا دیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اس ہڑتال کے بارے میں سنجیدگی سے لیں، ہمیں پتا ہے کہ عوام کی ان کو ضرورت نہیں ہے اور عوام کے ساتھ ان کا دور تک بھی واسطہ نہیں ہے لیکن لوگ ہسپتالوں میں مر رہے ہیں اور دوائیاں نہیں مل رہی ہیں۔ آپ اس پر سنجیدگی سے نوٹس لیں اور اس مسئلے کو حل کروائیں۔

وزیر توانائی، کانکنی / معدنیات (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! متعلقہ وزیر موجود نہیں ہیں وہ اس معاملے کو دیکھیں گے۔

جناب سپیکر: جی، اس بات کا نوٹس لے کر مسئلہ حل کرائیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، وہ میرے سینئر ہیں، مجھ سے بہت زیادہ سینئر ہیں۔ Let me hear.

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! تھوڑی دیر پہلے انڈسٹری سے متعلق سوالات پوچھے گئے اور ان میں ٹریٹمنٹ پلانٹ اور انوائرنمنٹ کی بات ہوئی۔ اس سے متعلقہ میرا سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کون جواب دے گا؟ وہ موجود نہیں ہیں، منسٹر صاحب چلے گئے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! وہ ہوں نہ ہوں، میں تو پوائنٹ آف آرڈر پر آپ کی اجازت لے رہا ہوں، میں پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہتا ہوں۔ وہ ہوں یا نہ ہوں، ایوان موجود ہے، آپ موجود ہیں، پریس موجود ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کتنا اور بولنا چاہتے ہیں؟ آپ کی بات کا کون جواب دے گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں نے جواب نہیں لینا، یہ آپ تک پہنچانا ہے، آپ کے ذریعے سے، یہ میرا پوائنٹ آف آرڈر ٹریٹمنٹ پلانٹ سے متعلقہ سوال کے متعلق ہے، یہ on air ہو جائے، پریس میں آجائے، اس ایوان تک پہنچے، یہ سارے مستفید ہوں گے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ "ہر چارہ گر کو چارہ گری سے گریز تھا ورنہ ہمیں جو دکھ تھے بہت لازوال نہ تھے۔" 30 سے 35 سال کے اس اقتدار کے عرصے میں، حکمرانی کے عرصے میں یہ جو صنعت کار ہیں ان کو ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کے لئے پابند تو کیا نہیں جا سکا۔ اب وزیر موصوف شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ حکومتی اشتراک کے ساتھ ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانا چاہتے ہیں اور لگا رہے ہیں کہ:

کون جیتا ہے تیری زلف کے سر ہونے تک

جناب سپیکر! ہم جو پینڈو لوگ، دیہات میں بستے ہیں، نہروں میں یہ آلودہ پانی، لاہور شہر کا گند اور انڈسٹری کا گند نہروں کے ذریعے ہم تک پہنچتا ہے ہم وہی گندہ آلودہ پانی پیتے ہیں، اسی آلودہ پانی میں ہم کاشتکاری کرتے ہیں اور اسی آلودہ پانی سے ہم اپنی فصلیں پیدا کرتے ہیں۔ ہم زہر کھاتے ہیں اور زہر پیتے ہیں۔ جن لوگوں کی میں ترجمانی کر رہا ہوں، میں یہ کہتا ہوں کہ ہمیں موٹروے نہیں چاہئے، ہمیں بجلی نہیں چاہئے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی، آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے سیشن میں یہاں اسمبلی میں گنّے کے حوالے سے بڑی بھرپور بات چیت ہوئی، بار بار discussion ہوئی، منسٹر صاحبان نے بھی view point رکھا لیکن بہت ہی افسوس کی بات ہے کہ کسانوں کو گنے کی قیمت کا سرکاری ریٹ نہیں مل سکا۔ اب بھی حکومت کی ساری مشینری فیل ہے، چھوٹے کسانوں کا اربوں روپیہ ملز مالکان کے پاس موجود ہے اور ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: اب یہ معاملہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے نوٹس میں آ چکا ہے۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میں منسٹر صاحبان سے گزارش کروں گا کہ اس کا نوٹس لیں اور کسانوں کی حق رسی کروائیں۔ یہ کسانوں کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے ناں۔۔۔

جناب سپیکر: اس پر اب کوئی comment نہیں ہوگا۔ مہربانی

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس پر احتجاجاً واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر ڈاکٹر سید وسیم اختر ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شاہ جی! ایسے نہ کریں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: خیر ہووے۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب! خیر نہیں ہے ویسے۔(قہقہے)

جناب سپیکر: خیر نہیں ہے؟

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): نہیں جناب!

کورم کی نشاندہی

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے۔ کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز جمعۃ المبارک مورخہ 27۔اپریل 2018 صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔